SAT.17.Oct. 2026
VOLUME: 21 NO: 243
PRICE: 3=00
Mob:8055362952
Pages:4

waraquetaza.com
waraquetaza.com/E-paper

ناندیڑ

Established: May 1994 قائم شدہ: مئی

روزنامہ

ورقِ تازہ

RNI No. MAHURD/2006/16935
پربھنی اور ناندیڑ سے علاحدہ ایڈیشن کی اشاعت

بروز ہفتہ 17/اکتوبر 2026
جلد: 21 شمارہ نمبر 243
۵/ رجمادی الاول 1448ھ
قیمت 00=3 روپے
صفحات :4

THE WARAQU-E-TAZA URDU DAILY NANDED
Email:waraquetazadaily@yahoo.co.in- waraquetazadaily@rediffmail.com
HON'RY EDITOR :Mohd.Taqui (M.A,B.Ed) اعزازی مدیر: محمد تقی (ایم۔اے،بی۔ایڈ)

سعودی عرب میں صورتحال تشویشناک

ایئر انڈیا کی 20 اکتوبر تک پروازیں منسوخ، انڈیگو سمیت 4 ایئر لائنز متاثر

دہلی: ۱۶/اکتوبر (ایجنسی): سعودی عرب میں سکیورٹی کی صورتحال خراب ہونے کے پیش نظر ایئر انڈیا، ایئر انڈیا ایکسپریس، انڈیگو اور اکاسا ایئر نے اپنی پروازیں منسوخ کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ ایئر انڈیا نے ریاض، دمام اور جدہ آنے جانے والی پروازیں 20 اکتوبر تک منسوخ کرنے کا اعلان کیا ہے۔ متاثرہ مسافروں کو راحت فراہم کرنے کے لیے ٹکٹ کی رقم واپس لینے اور سفر کی تاریخ تبدیل کرنے جیسے متبادل بھی دیے جارہے ہیں۔ سعودی عرب میں حالیہ دنوں کے دوران سکیورٹی سے متعلق واقعات اور حملوں کی خبروں کے درمیان فضائی کمپنیوں نے احتیاطی اقدامات کیے ہیں۔ رپورٹ کے مطابق، ریاض ہوائی اڈے پر حملے سمیت خطے میں پیش آنے والے واقعات نے فضائی آپریشن سے متعلق خدشات بڑھا دیے ہیں۔ اسی کو مدنظر رکھتے ہوئے ایئر لائنز نے سعودی عرب کے بڑے شہروں سے منسلک پروازیں عارضی طور پر منسوخ کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ ایئر انڈیا نے ریاض، دمام اور جدہ سے آنے جانے والی تمام پروازیں 20 اکتوبر تک منسوخ کرنے کا اعلان کیا ہے۔ کمپنی کا کہنا ہے کہ مسافروں اور عملے کی حفاظت اس کی اولین ترجیح ہے۔ ایئر لائن خطے میں ہونے والی پیش رفت پر مسلسل نظر رکھ رہی ہے اور صورتحال کا جائزہ لینے کے بعد ہی محفوظ فضائی آپریشن دوبارہ شروع کرنے کا فیصلہ کیا جائے گا۔ انڈیگو نے منگل کو جاری بیان میں بتایا کہ سعودی عرب میں بگڑتی صورتحال کے باعث ریاض، جدہ، دمام اور مدینہ سے آنے جانے والی پروازیں 17 اکتوبر تک منسوخ رہیں گی۔ وہیں، ایئر انڈیا ایکسپریس نے بھی دمام، جدہ اور ریاض کے لیے اپنی پروازیں اسی مدت تک معطل رکھنے کا اعلان کیا ہے۔ اکاسا ایئر نے بھی سعودی عرب کے شہروں سے منسلک پروازیں 17 اکتوبر تک منسوخ کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ ان فیصلوں کے باعث سعودی عرب کا سفر کرنے والے مسافروں کو پریشانی کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔ ایئر لائنز نے متاثرہ مسافروں کو راحت فراہم کرنے کے لیے ٹکٹ دوبارہ بک کرنے اور پرواز منسوخ ہونے کی صورت میں پوری رقم واپس لینے کے متبادل دستیاب کرانے کی بات کہی ہے۔ ایئر انڈیا ایکسپریس کے مطابق، مسافر بغیر کسی اضافی فیس کے اپنے سفر کی تاریخ تبدیل کر سکتے ہیں یا ٹکٹ منسوخ ہونے کی صورت میں مکمل رقم واپس حاصل کر سکتے ہیں۔ مسافروں کو مشورہ دیا گیا ہے کہ ہوائی اڈے کے لیے روانہ ہونے سے پہلے متعلقہ ایئر لائن کی سرکاری ویب سائٹ یا کسٹمر سروس کے ذریعے اپنی پرواز کی صورتحال ضرور جانچ لیں۔ فضائی آپریشن دوبارہ شروع ہونے سے متعلق معلومات بھی ایئر لائنز کی جانب سے جاری کردہ تازہ ترین اطلاعات کی بنیاد پر ہی حاصل کریں۔

ہم فخر سے کہتے ہیں

'اقتدار میں تبدیلی لاکر رہیں گے'

راجناتھ سنگھ کے بیان پر کانگریس کا جوابی حملہ

دہلی: ۱۶/اکتوبر (ایجنسی): کانگریس کے راجیہ سبھا رکن اور سابق میڈیا انچارج پون کھیڑا نے وزیر دفاع راج ناتھ سنگھ کے اقتدار کی تبدیلی سے متعلق بیان کا جواب دیا ہے۔ انہوں نے ایک پریس کانفرنس کے دوران کہا کہ "ہم حکومت کی تبدیلی کرکے رہیں گے۔ یہ بات ہم فخر سے کہتے ہیں۔ ہم تبدیلی لاکر رہیں گے۔" انہوں نے مزید کہا کہ اپوزیشن کا ارادہ ہمیشہ انتخابات کے ذریعہ حکومت تبدیل کرنے کا ہوتا ہے۔ دراصل مرکزی وزیر دفاع راجناتھ سنگھ نے الزام عائد کیا تھا کہ اپوزیشن کے احتجاج کا مقصد بنگلہ دیش کی طرح ہندوستان میں بھی اقتدار کی تبدیلی کرنا ہے۔ اس بیان پر کانگریس نے اپنا سخت ردعمل ظاہر کیا۔ جمعہ کو دہلی واقع کانگریس ہیڈکوارٹر میں منعقدہ پریس کانفرنس میں پون کھیڑا نے کہا کہ 'اب اچانک راج ناتھ سنگھ حکومت کو بچانے کے لیے آگئے ہیں۔ انہیں جمہوریت کی عادت ہی ختم ہوگئی ہے۔ جب پوری اپوزیشن خود کہہ رہی ہے کہ اس حکومت کو ہٹانا ہے تو اس میں سازش کہاں سے آگئی؟ جمہوریت میں انتخابات کے ذریعہ حکومت تبدیل کرنا اپوزیشن کا حق ہے۔' پون کھیڑا نے میڈیا سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا کہ 'ہم 'ووٹ چور گدی چھوڑ' مہم چلا رہے ہیں۔ پورا ملک کھلے عام یہ بات کہہ رہا ہے۔ ہم خود بھی اپنی بات دہرا رہے ہیں کہ ہمیں اس حکومت کو شکست دینی ہے اور اس نظام کو بدلنا ہے۔ پھر راج ناتھ سنگھ آگے کیوں آئے؟' وہ مزید کہتے ہیں کہ 'ہم فخر سے کہہ رہے ہیں کہ ہم حکومت بدلیں گے۔ یہ سلسلہ آگے بھی جاری رکھیں گے اور تبدیلی لاکر رہیں گے۔ اپوزیشن کا ارادہ ہمیشہ انتخابات کے ذریعہ حکومت تبدیل کرنے کا ہوتا ہے۔' پون کھیڑا نے بی جے پی لیڈران پر الزام عائد کیا کہ اب انہیں جمہوریت کی عادت نہیں رہی۔ اس کے ساتھ ہی تاریخ کی یاد دلاتے ہوئے انہوں نے کہا کہ 1977 میں بھی ملک میں اقتدار کی تبدیلی ہوئی تھی، جو پوری طرح جمہوری طریقے سے ہوئی تھی۔ وزیر اعظم نریندر مودی نے بھی 2013 میں 'رجیم چینج' کی بات کہی تھی اور بی جے پی ان کی حوصلہ افزائی کر رہی تھی۔ جب یوگ 13-2012 میں تحریک چلا رہے تھے تو بی جے پی کو یہ اچھے لگتے تھے۔ پون کھیڑا نے مودی بریگیڈ کو ہدف تنقید بناتے ہوئے کہا کہ 'وہ ماضی کی باتیں کریں گے، ایک ایسے ماضی کی جو خیالی ہے۔ کانگریس نے یہ غلطی کی، کانگریس نے وہ غلطی کی، اس نے یہ غلطی کی۔ اور پھر وہ مستقبل کی باتیں کریں گے، 2047 کی۔' انہوں نے طنز کرتے ہوئے کہا کہ ہمارے وزیر دفاع راجناتھ سنگھ تو 2047 سے بھی آگے نکل گئے اور 2050 تک پہنچ گئے۔ راج ناتھ سنگھ پر طنز کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ 'ارے صاحب، آج ملک کو گڈھے میں ڈال رہے ہیں اور ہمیں آنے والا کل دکھا رہے ہیں۔ پہلے ملک کو آج کے مسائل سے تو باہر نکالیے۔ پہلے اس گڈھے سے تو نکل لیں، پھر مستقبل کی بات کیجیے۔' دراصل آل انڈیا اسٹوڈنٹس ایسوسی ایشن (آئیسا) کی صدر نیہا بورا نے ایک بیان میں 'رجیم چینج' کا ذکر کیا تھا۔ انہوں نے بنگلہ دیش کے طلباء سے خطاب کرتے ہوئے کہا تھا کہ ہندوستان کی جین-زی تحریک کو جمہوریت اور انسانی حقوق کی بحالی کے لیے بنگلہ دیش کے نوجوانوں سے تحریک ملی ہے۔ اسی بیان کے بعد سے بی جے پی حملہ آور ہے اور وزیر دفاع راجناتھ سنگھ نے بھی اسی معاملے کو نشانہ بنایا۔ راج ناتھ سنگھ نے الزام لگایا تھا کہ اپوزیشن کے کچھ لیڈران بنگلہ دیش کی طرح ہندوستان میں بھی اقتدار کی تبدیلی کی سازش کرنا چاہتے ہیں۔ ان کی لڑائی ایس آئی آر کے لیے نہیں ہے، بلکہ وہ ملک میں انتشار پھیلانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ انہوں نے یہ بھی کہا تھا کہ اپوزیشن لیڈران نوجوانوں کو انتشار کی طرف لے جانے کی کوشش کی جارہی ہے۔ وہ انتشار کے ذریعہ اقتدار حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ لیکن کانگریس لیڈر پون کھیڑا نے واضح کر دیا کہ وہ اقتدار میں تبدیلی ضرور چاہتے ہیں لیکن جمہوری طریقے سے۔

ابھیجیت دیپکے اور نیہا بورا حراست میں

'لہرادو ترنگا مارچ' سے پہلے دہلی پولیس کی کاروائی، کناٹ پلیس میں مظاہرے

نئی دہلی: ۱۶/اکتوبر (ایجنسی) کاکروچ جنتا پارٹی (سی جے پی) کے مجوزہ ترنگا مارچ سے پہلے پارٹی کے بانی ابھیجیت دیپکے کو دہلی پولیس نے حراست میں لے لیا ہے۔ پولیس کے مطابق، وہ کناٹ پلیس جانے کی کوشش کر رہے تھے۔ اس سے پہلے پولیس نے انہیں ترنگا مارچ نہ نکالنے کی اپیل کی تھی۔ پولیس کی ایک ٹیم ان کی رہائش گاہ پر بھی پہنچی تھی اور بغیر اجازت مارچ نکالنے سے متعلق نوٹس جاری کیا تھا۔ دہلی پولیس کی ٹیم دیپکے کے جھنڈے والان واقع گھر پہنچی تھی، جو ان کے ایک دوست کا ہے۔ پولیس سے وابستہ حکام کے مطابق 'لہرادو ترنگا مارچ' نہ نکالنے سے متعلق نوٹس دینے کے لیے 15 سے 20 پولیس اہلکار ان کے گھر پہنچے تھے۔ پولیس کا کہنا ہے کہ سینٹرل پارک کے آس پاس بھارتی شہری تحفظ سنہتا (بی این ایس ایس) کی دفعہ 163 کے تحت پابندی کے احکامات نافذ ہیں۔ اسی وجہ سے لوگوں سے اپیل کی جارہی ہے کہ وہ سینٹرل پارک نہ جائیں۔ ابھیجیت دیپکے نے الزام لگایا تھا کہ سی جے پی کے ارکان آشوتوش رانا اور سوروداس کو ترنگا لہرانے کی وجہ سے جیل میں ڈال دیا گیا ہے۔ اسی کے خلاف انہوں نے جمعہ کی شام کناٹ پلیس کے سینٹرل پارک میں 'لہرادو ترنگا' مارچ نکالنے کا اعلان کیا تھا۔ مارچ کے پیش نظر نئی دہلی میونسپل کونسل (این ڈی ایم سی) نے سینٹرل پارک کو جمعہ اور ہفتہ یعنی 16 اور 17 اکتوبر کو عام لوگوں کے لیے بند کر دیا ہے۔ پارک اور اس کے آس پاس سکیورٹی کے سخت انتظامات کیے گئے ہیں۔ 'لہرادو ترنگا مارچ' کے پیش نظر نئی دہلی کے علاقے میں 6 ہزار سے زیادہ دہلی پولیس اہلکاروں، مرکزی مسلح پولیس فورس (سی اے پی ایف) کی 220 کمپنیوں اور سی سی ٹی وی کیمروں کے ذریعے سکیورٹی انتظامات کیے گئے ہیں۔ کناٹ پلیس، راجیو چوک، سینٹرل پارک، جنتر منتر، پالیکا بازار، آس پاس کے میٹرو اسٹیشنوں اور نئی دہلی کے دیگر حساس علاقوں میں سکیورٹی بڑھادی گئی ہے۔ شام 5 بجے ہونے والے ترنگا مارچ کے دوران امن و امان کی صورتحال خراب ہونے سے روکنے کے لیے دہلی کے دیگر اضلاع سے بھی اضافی پولیس فورس بلائی گئی ہے۔ کناٹ پلیس، پٹیل چوک، آئی ٹی او اور سنسد مارگ سمیت کئی مقامات پر بیریکیڈنگ کی گئی ہے۔ ایک سینئر پولیس افسر کے مطابق، سکیورٹی کو مزید مضبوط بنانے کے لیے دیگر اضلاع سے 5 ہزار سے زیادہ اضافی اہلکاروں کو ریزرو میں رکھا گیا ہے۔ نئی دہلی میں سی اے پی ایف کی 220 کمپنیاں تعینات کی گئی ہیں، جو آس پاس کے اضلاع، سرحدی علاقوں اور دیگر اہم مقامات پر بھی نظر رکھیں گی۔ سی اے پی ایف کی ایک کمپنی میں تقریباً 100 اہلکار ہوتے ہیں۔ پولیس کے مطابق، دن بھر میں تین شفٹوں میں ڈیوٹی انجام دی جائے گی اور ہر شفٹ میں سی اے پی ایف کی 30 کمپنیاں تعینات ہوں گی۔ اگر رات کے وقت بھیڑ بڑھتی ہے تو مزید سکیورٹی اہلکار تعینات کیے جائیں گے۔ سی جے پی کے مجوزہ ترنگا مارچ کے پیش نظر این ڈی ایم سی نے 16 اور 17 اکتوبر کو کناٹ پلیس کا سینٹرل پارک عام لوگوں کے لیے بند رکھنے کا اعلان کیا تھا۔ یہ مارچ چیف الیکشن کمشنر گیانیش کمار کو عہدے سے ہٹانے کے مطالبے سے بھی منسلک ہے۔ پارک بند کرنے کے این ڈی ایم سی کے فیصلے کے خلاف سپریم کورٹ میں درخواست دائر کی گئی اور معاملے کی جلد سماعت کی اپیل کی گئی۔ تاہم، سپریم کورٹ نے فوری سماعت سے انکار کرتے ہوئے امید ظاہر کی کہ تمام متعلقہ فریق سمجھ داری سے کام لیں گے۔ چیف جسٹس سوریہ کانت اور جسٹس جوئے مالیہ باگچی کی بنچ نے جمعہ کو درخواست پر سماعت سے انکار کر دیا۔ عدالت نے کہا، "ہمیں امید ہے کہ تمام لوگ سمجھ داری سے کام لیں گے۔ ان دنوں چھوٹے دکاندار اپنی روزی روٹی کماتے ہیں۔ ہم اچھی طرح سمجھتے ہیں کہ اس سے پورے خاندانوں کو کتنی مشکلات اور پریشانیوں کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔" جسٹس باگچی نے کہا کہ احتجاج کے حق، مونگ پھلی فروخت کرنے کی کوشش اور امن و امان سے متعلق خدشات جیسے کئی معاملات ایک دوسرے سے جڑے ہوئے ہیں۔ انہوں نے کہا، "کوئی احتجاج کرنا چاہتا ہے، کوئی مونگ پھلی بیچنا چاہتا ہے اور کوئی امن و امان برقرار رکھنا چاہتا ہے۔ یہ تمام چیزیں آپس میں جڑی ہوئی ہیں۔" انہوں نے مزید کہا کہ اگر اس صورتحال کی وجہ سے کاروبار کو نقصان ہوتا ہے تو عدالت اپنے آئینی اختیارات کا استعمال کر سکتی ہے۔ سماعت کے دوران وکیل نے بتایا کہ این ڈی ایم سی نے جمعرات کی دیر رات سینٹرل پارک بند کرنے کا حکم جاری کیا، جس سے وہاں کاروبار کرنا ناممکن ہوگیا ہے۔ اس پر ججوں نے اشارہ دیا کہ اگر اٹھائے گئے اقدامات ضرورت سے زیادہ سخت پائے گئے تو عدالت مداخلت کر سکتی ہے۔ بنچ نے یہ بھی اشارہ دیا کہ درخواست کو 26 یا 27 اکتوبر کو سماعت کے لیے فہرست میں شامل کیا جاسکتا ہے۔

'شہریت کا فیصلہ کرنا الیکشن کمیشن آف انڈیا کا کام نہیں'

ایس آئی آر پر نظر ثانی کا مطالبہ، صرف انیومریشن فارم نہ بھرنے پر ووٹر کا نام حذف نہیں کیا جاسکتا: جسٹس اوکا

دہلی: ۱۶/اکتوبر (ایجنسی): سپریم کورٹ کے سابق جج جسٹس ابھے ایس اوکا نے کہا ہے کہ الیکشن کمیشن کو یہ طے کرنے کا اختیار نہیں ہے کہ کوئی شخص ہندوستانی شہری ہے یا نہیں۔ انہوں نے سپریم کورٹ سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ ووٹر لسٹوں کے ایس آئی آر کی آئینی حیثیت برقرار رکھنے سے متعلق اپنے فیصلہ پر دوبارہ غور کرے۔ جسٹس اوکا کے مطابق ایس آئی آر کے طریقہ کار میں کئی اہم قانونی سوالات موجود ہیں۔ ان میں انیومریشن فارم نہ بھرنے پر ووٹر کا نام حذف کرنا، تمام انتخابی حلقوں میں بیک وقت نظر ثانی کرانا اور ووٹر رجسٹریشن کے لیے استعمال ہونے والے فارم-۶ اور فارم-۸ میں اضافی اعلانات شامل کرنا شامل ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ الیکشن کمیشن کو قانون سے تجاوز کرتے ہوئے کسی ووٹر کا نام حذف کرنے یا اس کی شہریت کے بارے میں فیصلہ کرنے کا اختیار نہیں دیا جاسکتا۔ لائیو لا کی ۱۳/ اکتوبر ۲۰۲۶ کو شائع ہونے والی رپورٹ کے مطابق جسٹس اوکا نے بی بی سی مراٹھی کو دیے گئے ایک انٹرویو میں یہ باتیں کہیں۔ انہوں نے خصوصی طور پر مئی ۲۰۲۶ء میں سپریم کورٹ کے اس فیصلہ پر نظر ثانی کی ضرورت پر زور دیا، جس میں ایس آئی آر کی آئینی حیثیت کو برقرار رکھا گیا تھا۔ جسٹس اوکا نے سپریم کورٹ کے فیصلہ پر نظر ثانی کی ایک اہم وجہ عوامی نمائندگی ایکٹ ۱۹۵۰ء کی دفعہ ۲۱/(۲) کو قرار دیا۔ ان کے مطابق اس دفعہ کے تحت ووٹر لسٹ کی گہری نظر ثانی ایک وقت میں کسی ایک انتخابی حلقہ کیلئے کی جاسکتی ہے، نہ کہ تمام انتخابی حلقوں میں بیک وقت۔ انہوں نے کہا کہ قانون میں گہری یا جزوی نظر ثانی کی گنجائش موجود ہے۔ دفعہ ۲۱/(۳) کی تشریح کرتے وقت یہ دیکھنا ضروری ہے کہ نظر ثانی کس علاقے میں اور کن حالات میں کی جاسکتی ہے۔ ان کے مطابق قانون میں عام انتخابات سے قبل نظر ثانی کا بھی ذکر ہے۔ جسٹس اوکا کا کہنا ہے کہ اس قانونی بنیاد پر ہی سپریم کورٹ کو مئی ۲۰۲۶ء کے اپنے فیصلے پر دوبارہ غور کرنا چاہیے۔ جسٹس اوکا نے الیکشن کمیشن کی جانب سے ووٹروں کو فراہم کیے جانے والے پہلے سے پُر کردہ انیومریشن فارم پر بھی سوال اٹھائے۔ انہوں نے کہا کہ الیکشن کمیشن نے اپنی طرف سے یہ فارم متعارف کرایا ہے، حالانکہ ان کے خیال میں اسے ایسا کرنے کا قانونی اختیار حاصل نہیں ہے۔

پونچھ میں چار مقامات پر تلاشی مہم، سکیورٹی مزید سخت

مینڈھر: ۱۶/اکتوبر (ایجنسی): جموں و کشمیر کے ضلع پونچھ میں سکیورٹی انتظامات مزید سخت کرتے ہوئے جمعہ کے روز سکیورٹی فورسز اور پولیس نے چار مقامات پر تلاشی مہم شروع کی۔ حکام نے یہ اطلاع دی۔ یہ کارروائیاں لائن آف کنٹرول کے قریب کرشنا گھاٹی سیکٹر میں منگل کے روز پیش آئے ایک مشتبہ دھماکے کے بعد کی جارہی ہیں۔ اس دھماکے میں پاکستان کے زیر انتظام جموں و کشمیر سے تعلق رکھنے والے چار مشتبہ دہشت گردوں کی ہلاکت کی اطلاع ہے۔ اس واقعے کے بعد سکیورٹی فورسز نے سترہ بن کے جنگلات میں دہشت گردوں کے ایک مشتبہ ٹھکانے کا بھی پردہ فاش کیا تھا۔ اس ٹھکانے سے ایک خودکار رائفل، چھ دستی بم اور گولہ بارود برآمد کیا گیا تھا۔ حکام کے مطابق، گرسائی کے اسپیشل آپریشنز گروپ (ایس او جی) نے مینڈھر سب ڈویژن کے گرسائی، ہاڑی اور بیدھر علاقوں میں تلاشی مہم شروع کی۔ ایک اور مشترکہ کارروائی ایس او جی مینڈھر اور فوج کی راشٹریہ رائفلز نے دھارنا گاؤں، کشمیر محلہ، بھیری کے جنگلات اور آس پاس کے علاقوں میں شروع کی۔

رواں ماہ طلب کیا جاسکتا ہے پارلیمنٹ کا خصوصی اجلاس، خاتون ریزرویشن اور حد بندی بل پیش کرنے کا امکان!

دہلی: ۱۶/اکتوبر (ایجنسی): پارلیمنٹ کا خصوصی اجلاس رواں ماہ کے آخر میں بلایا جاسکتا ہے۔ حکومت اس اجلاس میں حد بندی اور خواتین کے ریزرویشن سے متعلق آئینی ترمیمی بل پیش کرنے کی تیاری کر رہی ہے۔ ذرائع کے مطابق حکومت کو یقین ہے کہ لوک سبھا میں ان بلوں کو منظور کرانے کے لیے اس کے پاس مطلوبہ تعداد موجود ہے۔ یہ سب ایسے وقت میں ہو رہا ہے جب اپوزیشن ووٹر لسٹ کی خصوصی گہری نظر ثانی یعنی ایس آئی آر اور چیف الیکشن کمشنر گیانیش کمار کے خلاف احتجاج تیز کر رہی ہے۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق مودی حکومت کو امید ہے کہ وہ ڈی ایم کے اور کچھ چھوٹی اپوزیشن پارٹیوں کے ساتھ بات چیت کر کے حد بندی اور خواتین کے ریزرویشن سے متعلق آئینی ترمیم کے بل کو پاس کرالے گی۔ ذرائع نے بتایا ہے کہ حکومت لوک سبھا میں اپنی عددی طاقت کو لے کر پُر اعتماد ہے۔ اسی اعتماد کے ساتھ وہ خصوصی اجلاس بلا کر مجوزہ قانون کو آگے بڑھانا چاہتی ہے۔ اس کے ساتھ ہی وہ اپوزیشن پارٹیوں سے رابطہ کر کے حمایت حاصل کرنے کی کوشش بھی کر رہی ہے۔ قابل ذکر ہے کہ پارلیمنٹ کا مانسون اجلاس 13 اگست کو ختم ہوگیا تھا، لیکن اس کے اب تک حتمی اختتام یعنی غیر معینہ مدت کے لیے ملتوی کرنے کا باضابطہ اعلان نہیں کیا گیا ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ اجلاس ختم ضرور ہوگیا ہے، لیکن اسے باضابطہ طور پر بند نہیں کیا گیا ہے۔ اسی وجہ سے خصوصی اجلاس بلانے کا راستہ کھلا ہوا ہے۔ حکومت فی الحال اجلاس کی تاریخوں اور پروگرام کو حتمی شکل دینے میں مصروف ہے۔ غور کرنے والی بات یہ ہے کہ جب چند ماہ قبل ہی حکومت کو پارلیمنٹ میں دھچکا لگ چکا ہے۔ بجٹ اجلاس کے دوران 17 اپریل کو حد بندی اور لوک سبھا و ریاستی اسمبلیوں میں خواتین کے ریزرویشن کو نافذ کرنے سے متعلق آئینی ترمیمی بل لوک سبھا میں منظور نہیں ہوسکا تھا۔ یعنی اسے مطلوبہ حمایت حاصل نہیں ہوپائی تھی۔ اب حکومت اسی معاملے پر دوبارہ کوشش کرنے کی تیاری کرتی دکھائی دے رہی ہے۔ ذرائع کا کہنا ہے کہ اس بار حکومت دراوڑ منیترا کزگم یعنی ڈی ایم کے سے بات چیت کر رہی ہے۔ یہ رابطہ تمل ناڈو انتخابات کے بعد ڈی ایم کے کے کانگریس سے الگ ہونے اور انڈیا اتحاد سے باہر نکلنے کے بعد شروع ہوا ہے۔ اس کے علاوہ حکومت کچھ چھوٹی اپوزیشن پارٹیوں کے بھی رابطے میں ہے۔ اس کا مقصد ووٹنگ سے پہلے اپنی عددی طاقت کو مضبوط کرنا ہے۔ مودی حکومت نے جب حد بندی اور خواتین کے ریزرویشن کے بل منظور کرانے کے لیے 15 سے 17 اپریل تک 3 روزہ خصوصی اجلاس بلایا تھا، تو اس وقت بھی دعویٰ کیا گیا تھا کہ یہ بل پاس ہوجائیں گے۔ حالانکہ مودی حکومت کو حد بندی اور خواتین کے ریزرویشن، دونوں ہی بل پاس کرانے میں ناکامی ہوئی۔ اس وقت خواتین سے متعلق ریزرویشن میں آئی ترمیم والے بل پر ووٹنگ میں 528 اراکین پارلیمنٹ نے حصہ لیا تھا۔ بل کے حق میں 298 اور مخالفت میں 230 ووٹ پڑے تھے۔ بل منظور کرانے کے لیے 2 تہائی اکثریت ضروری تھی۔ 528 کا 2 تہائی 352 ہوتا ہے۔ اس طرح بل 54 ووٹوں سے ناکام ہوگیا تھا۔

دیپکے اور نیہا کی حراست پر ممتا بنرجی اور کیجریوال برہم

دہلی: ۱۶/اکتوبر (ایجنسی): مغربی بنگال کی سابق وزیر اعلیٰ ممتا بنرجی نے سی جے پی کے بانی ابھیجیت دیپکے کی حمایت کرتے ہوئے ان کی حراست پر سوال اٹھایا ہے۔ دیپکے کو دہلی کے کناٹ پلیس کے قریب حراست میں لیا گیا تھا۔ ممتا بنرجی نے ایکس پر لکھا، "ابھیجیت دیپکے کو ہندوستانی قومی پرچم تھامنے پر حراست میں لیا گیا ہے۔ ذرا اس بات پر غور کیجیے۔ آزاد ہندوستان میں ہمارے نوجوانوں کو اپنے جمہوری حقوق کا پُر امن طریقے سے اظہار کرنے پر حراست میں لیا جارہا ہے۔ یہ غیر اعلانیہ ایمرجنسی سے کم نہیں ہے۔ اختلافِ رائے سے خوف زدہ حکومت اب پوری نسل کو خاموش کرانے کیلئے ڈرانے کی کوشش کر رہی ہے۔ یہ ایک فاشسٹ حکومت کا طرزِ عمل ہے، جو ایسی آواز کو برداشت نہیں کرسکتی جسے وہ قابو میں نہ رکھ سکے۔" دہلی کے سابق وزیر اعلیٰ اروند کیجریوال نے ایکس پر لکھا: "اگر ہم اپنے ہی ملک میں ترنگا نہیں لہرائیں گے تو کیا پاکستان میں لہرائیں گے؟ جن لوگوں کو ہندوستانی ترنگے سے پریشانی ہے، انہیں پاکستان چلے جانا چاہیے۔" اے آئی ایس اے کی کارکن نیہا بورا کے ایکس اکاؤنٹ پر کی گئی ایک پوسٹ میں کہا گیا ہے کہ انہیں حراست میں لے کر ایک "نامعلوم مقام" پر منتقل کر دیا گیا ہے۔ پوسٹ میں مزید کہا گیا: "ان کے پاس اپنا فون نہیں ہے! دہلی پولیس کو جواب دینا ہوگا کہ نیہا کہاں ہیں؟ یہ ایک بار پھر حراست نہیں بلکہ اغوا ہے!" طلبہ اور نوجوانوں کی تنظیموں ایس ایف آئی، ڈی وائی ایف آئی، اے آئی ایس ایف اور اے آئی وائی ایف کے علاوہ ارکان پارلیمان جان بریٹاس، وی سیوادان، اے اے رحیم اور سنتوش کمار بھی کناٹ پلیس کی جانب احتجاجی مارچ میں شامل ہوگئے ہیں۔

یوٹیوبر دھرو راٹھی کی گرفتاری کی خبر پر نوئیڈا پولیس کی وضاحت

نئی دہلی: ۱۶/اکتوبر (ایجنسی): مشہور یوٹیوبر دھرو راٹھی کی مشکلات میں اضافہ ہونے اور انہیں گھر سے گرفتار کیے جانے کی خبریں سوشل میڈیا پر تیزی سے وائرل ہو رہی ہیں۔ تاہم، اس معاملے میں 16 اکتوبر کو نوئیڈا پولیس نے وضاحت جاری کرتے ہوئے کہا ہے کہ دھرو راٹھی کو نوئیڈا پولیس نے گرفتار نہیں کیا۔ پولیس کے مطابق سوشل میڈیا پر ان کی گرفتاری سے متعلق پھیلائی جارہی خبریں مکمل طور پر غلط، گمراہ کن اور بے بنیاد ہیں۔ اطلاعات کے مطابق، حالیہ دنوں میں دھرو راٹھی کو دہلی میں ایک مجوزہ احتجاج میں شرکت سے قبل 10 اکتوبر 2026 کو ان کی رہائش گاہ سے پولیس نے حراست میں لیا تھا۔ یہ احتجاج کاکروچ جنتا پارٹی کی جانب سے چیف الیکشن کمشنر گیانیش کمار کے خلاف منعقد کیا جانا تھا۔ احتجاج کی اجازت نہ ملنے کے بعد پولیس نے ممکنہ مظاہرین کو روکنے کے لیے کارروائی کی تھی۔ دھرو راٹھی نے الزام لگایا تھا کہ 10 اکتوبر کی صبح سادہ لباس میں تقریباً 20 افراد ان کے گھر میں داخل ہوئے اور انہیں زبردستی اپنے ساتھ لے گئے۔ ان کے مطابق، انہیں مختلف پولیس تھانوں میں لے جایا گیا اور تقریباً 22 سے 23 گھنٹے تک وکیل سے رابطہ کرنے اور فون استعمال کرنے کی اجازت نہیں دی گئی۔ دھرو راٹھی نے اس کارروائی کو گرفتاری کے بجائے اغوا قرار دیا تھا۔ ان کا کہنا تھا کہ انہیں جس انداز میں گھر سے لے جایا گیا، وہ قابل اعتراض تھا۔ تاہم یہ الزامات دھرو راٹھی کی جانب سے عائد کیے گئے ہیں۔ 11 اکتوبر کو رہائی کے بعد انہوں نے سوشل میڈیا پر ایک ویڈیو جاری کرکے اپنے ساتھ پیش آنے والے واقعے کی تفصیلات بیان کی تھیں۔ بعد ازاں انہوں نے یہ الزام بھی لگایا تھا کہ ان کی رہائش گاہ کے باہر پولیس اہلکار تعینات کیے گئے ہیں اور انہیں احتجاج میں شرکت سے روکنے کی کوشش کی جارہی ہے۔ دوسری جانب، دھرو راٹھی کو گرفتار کرکے تہاڑ جیل بھیجے جانے سے متعلق دعوے بھی سوشل میڈیا پر گردش کر رہے تھے۔ فیکٹ چیک میں ایسی تصاویر اور دعووں کو غلط قرار دیا گیا۔ وائرل تصویر میں موجود شخص دھرو راٹھی نہیں تھا۔ نوئیڈا پولیس نے 16 اکتوبر کو واضح کیا کہ دھرو راٹھی کی گرفتاری سے متعلق سوشل میڈیا پر پھیلائی جانے والی اطلاعات درست نہیں ہیں۔ پولیس نے عوام سے اپیل کی ہے کہ غیر مصدقہ خبروں پر یقین نہ کریں اور کسی بھی اطلاع کو آگے شیئر کرنے سے قبل اس کی تصدیق ضرور کریں۔ پولیس نے یہ بھی خبردار کیا ہے کہ جھوٹی اور گمراہ کن اطلاعات پھیلانے والوں کے خلاف قانونی کارروائی کی جاسکتی ہے۔ اس طرح دھرو راٹھی کی گرفتاری سے متعلق تازہ وائرل دعوے کی حقیقت یہ ہے کہ نوئیڈا پولیس نے ان کی گرفتاری کی تردید کی ہے، جبکہ 10 اکتوبر کو ان کی حراست اور 11 اکتوبر کو رہائی کا واقعہ الگ ہے۔ دونوں معاملات کو ایک سمجھ کر پیش کرنا گمراہ کن ہوسکتا ہے۔

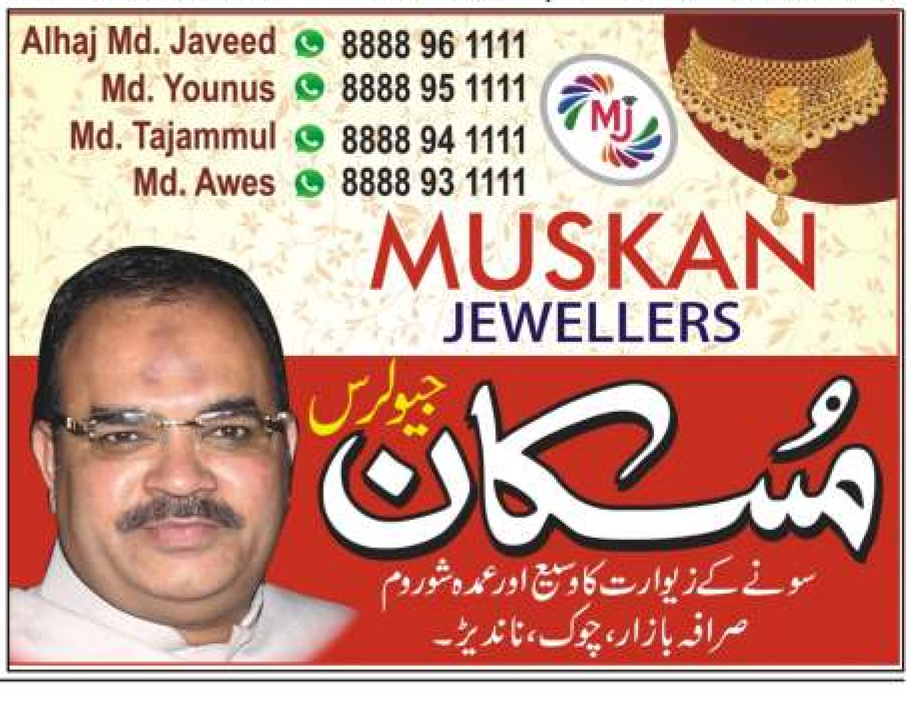

ورقِ تازہ

17 Oct. 2026 اداریہ

مشاعروں میں تک بندی کا راج

آج رات آپ کسی بھی سجے ہوئے مشاعرے کے پنڈال میں قدم رکھیں، تو آپ کو محسوس ہوگا کہ آپ کسی ادبی محفل میں نہیں بلکہ کسی میلے یا سرکس میں آگئے ہیں۔ چاروں طرف رنگ برنگی روشنیوں کا سیلاب، کان پھاڑ دینے والا میوزک، بے ہنگم تالیوں کی گونج اور سیٹیوں کا ایسا شور سنائی دیتا ہے جو کسی بھی سنجیدہ انسان کے کانوں پر گراں گزرتا ہے۔ اسٹیج پر مائیک تھامے کھڑا شخص شاعری کے نام پر سستے لطیفے اور جگتیں سنا رہا ہوتا ہے، اور سامنے بیٹھا ہزاروں کا ہجوم اس پر دیوانہ وار داد دے رہا ہوتا ہے۔ یہ منظر دیکھ کر دل خون کے آنسو روتا ہے کہ ہماری وہ شاندار محفلیں، جن کی بنیاد لفظوں کے احترام اور شائستگی پر رکھی گئی تھی، آج تماش بینوں کا ایک سستا اڈہ بن چکی ہیں۔ ہم نے اپنے بزرگوں سے وہ دور سنا ہے اور تاریخ کی کتابوں میں پڑھا ہے جب مشاعرے تہذیب سیکھنے کی سب سے پہلی اور مضبوط سیڑھی ہوا کرتے تھے۔ ان محفلوں میں شرکت کرنا کوئی عام بات نہیں تھی، اسے باعثِ فخر سمجھا جاتا تھا۔ سامعین انتہائی باادب ہو کر بیٹھتے تھے، اور اسٹیج پر موجود شاعر کی عزت کسی استاد سے کم نہیں ہوتی تھی۔ اس وقت مشاعرہ تفریح کا نام نہیں تھا، یہ نئی نسل کے لیے لفظوں کا درست چناؤ، نشست و برخاست کے اعلیٰ آداب اور سوچ کی گہرائی سیکھنے کی ایک کھلی درسگاہ تھی۔ لوگ دور دراز کا سفر طے کر کے آتے تھے تاکہ وہ کسی اچھے شعر کی گہرائی میں اتر کر اپنی روح کو تازہ کر سکیں۔ ان محفلوں میں شعراء اپنے خونِ جگر سے غزلیں تراشتے تھے اور سامعین ان کے ایک ایک لفظ کی بھاری قیمت چکانا جانتے تھے۔ تب شعر پر داد دینے کا بھی ایک خاص سلیقہ اور وقار ہوا کرتا تھا۔ کسی واہیات نعرے یا بے ہنگم سیٹی کا تصور بھی محال تھا۔ سننے والے جانتے تھے کہ کون سا لفظ کس جذبے کی عکاسی کر رہا ہے، اور شاعر بھی اس بات سے باخبر ہوتا تھا کہ اس کے سامنے بیٹھے لوگ سخن فہم ہیں، جو اس کے فن کی اصل قدر پہچانتے ہیں۔ نہ جانے کس موڑ پر ان پاکیزہ ادبی محفلوں کو کمرشل ازم اور خالص کاروباری سوچ کی بری نظر لگ گئی۔ منتظمین، جن کا کام ادب کو فروغ دینا تھا، انہوں نے اچانک اپنا قبلہ بدل لیا اور یہ دیکھنا شروع کر دیا کہ کون سا شخص پنڈال میں زیادہ بھیڑ اکٹھی کر سکتا ہے۔ اس اندھی دوڑ میں ایسے ناموں کو زبردستی آگے لایا گیا اور سر پر بٹھایا گیا، جن کے پاس سنجیدہ کلام کے بجائے صرف لوگوں کو ہنسانے اور گدگدانے کا سستا ہنر موجود تھا۔ یہ وہ وقت تھا جب مشاعرے کا مقصد ادب کی ترویج سے ہٹ کر صرف ٹکٹ بیچنا اور اسپانسرز کو خوش کرنا رہ گیا۔ عوام کو بھی سستی تفریح کی ایسی لت پڑنے لگی کہ انہوں نے سنجیدگی سے کنارہ کشی اختیار کر لی۔ جس محفل میں کبھی لفظوں کی بنت اور زبان کی چاشنی پر گھنٹوں بات ہوتی تھی، وہاں اب دو کوڑی کے لطیفوں کی مانگ بے تحاشا بڑھ گئی۔ منتظمین نے بھی اسی عوامی مانگ کو جواز بنا کر مشاعرے کو باقاعدہ ایک ورائٹی شو میں تبدیل کر دیا، جہاں شعر کم اور پھکڑ پن زیادہ بکنے لگا۔ لوگوں نے شعراء سے غزل کی فرمائش کے بجائے ہنسانے والے چٹکلوں کی فرمائش شروع کر دی، جس نے اس زوال کو مزید تیز کر دیا۔

آج کے نام نہاد عوامی شاعر کا حلیہ، جسمانی حرکات اور اندازِ بیاں دیکھ کر کسی بھی باذوق انسان کا سر شرم سے جھک جاتا ہے۔ غزل کی نرمی، نزاکت اور نظم کی فکری گہرائی کی جگہ اب سیدھے سیدھے سیاسی طنز، ذاتیات پر نچلے درجے کے حملوں اور بازاری زبان نے لے لی ہے۔ یہ افراد مائیک پر آ کر شاعری نہیں کرتے، مخالفین کو نیچا دکھانے کے لیے ایسی زبان استعمال کرتے ہیں جو کسی شرفاء کی محفل میں بولنا بھی معیوب سمجھا جاتا ہے۔ افسوس کی بات یہ ہے کہ اسے دلیری اور عوامی نمائندگی کا نام دیا جاتا ہے۔ اسٹیج پر موجود لوگ اب ایک دوسرے کی عزت اچھالنے اور تضحیک کرنے کو اپنا سب سے بڑا کمال سمجھتے ہیں۔ وہ جتنی نچلی سطح کی بات کرتے ہیں، ہجوم کی طرف سے اتنی ہی زوردار تالیاں پیٹی جاتی ہیں۔ یہ دراصل ہماری معاشرتی گراوٹ کی وہ سچی تصویر ہے جو مشاعرے کے بہانے ہمارے سامنے آرہی ہے۔ اس سارے بے ہنگم شور وغل اور تماشے کے بیچ وہ سنجیدہ شاعر بالکل تنہا اور اجنبی ہو کر رہ گیا ہے، جس نے زندگی کے دکھ سکھ کا نچوڑ اپنی غزلوں میں اتارا تھا۔ وہ شخص جو لفظوں کی حرمت جانتا ہے اور جس کے قلم میں سماج کو بدلنے کی طاقت ہے، وہ اس ہجوم میں خود کو مکمل طور پر تنہا پاتا ہے۔ جب اس کی باری آتی ہے، تو اسے دل میں یہ ڈر کھائے جاتا ہے کہ اگر اس نے کوئی گہری، فکری یا سنجیدہ بات کہہ دی تو سامنے سے ہوٹنگ شروع ہو جائے گی اور اس کی برسوں کی ریاضت کا مذاق اڑا دیا جائے گا۔ سنجیدہ کلام پڑھنے والے حقیقی شعراء کو اسٹیج پر جس بے دردی سے نظرانداز کیا جاتا ہے، وہ ہمارے معاشرتی زوال کی شرمناک تصویر ہے۔ اس سنگین صورتحال کا ذمہ دار ہم صرف شاعر یا منتظم کو نہیں ٹھہرا سکتے، ہم خود بھی اس جرم میں برابر کے شریک ہیں۔ آج کا قاری اور سامع سوچنے، سمجھنے اور کسی خیال کی گہرائی میں اترنے کی تھوڑی سی بھی زحمت نہیں کرنا چاہتا۔ اسکرین کی تیز رفتار زندگی، شارٹ ویڈیوز اور سوشل میڈیا کی بھرمار نے ہمارے مزاج کو اتنا سطحی اور غیر سنجیدہ کر دیا ہے کہ ہمیں بس فوری ہنسی، ہنگامہ اور واہ واہ کا بہانہ چاہیے۔ ہم نے ادب کو بھی فاسٹ فوڈ کی طرح سمجھ لیا ہے، جسے بس چبایا اور نگل لیا، بغیر اس کے ذائقے کو محسوس کیے ہوئے۔ ہم یہ بنیادی بات بالکل بھول چکے ہیں کہ ادب اور شاعری کا کام صرف دل بہلانا یا وقت گزارنا نہیں ہوتا، اس کا اصل مقصد دلوں کو جگانا، سوئی ہوئی ضمیر کو جھنجھوڑنا اور ذہنوں کو جلا بخشنا ہے۔ اس سارے زوال کا سب سے زیادہ نقصان اس نئی نسل کا ہو رہا ہے جو آج کے یہ کھوکھلے مشاعرے دیکھ رہی ہے۔ زبان کا یہ بگاڑ، فکر کا یہ زوال اور تہذیبی اقدار کی یہ تباہی بہت تیزی سے ہماری اگلی نسل میں منتقل ہو رہی ہے۔ وہ نسل جو اپنی مادری زبان کی چاشنی، نزاکت اور گہرائی سے کوسوں دور ہوتی جا رہی ہے، اس کے لیے مشاعرہ صرف ایک ہنگامے کا نام بن کر رہ گیا ہے۔ اگر یہ سلسلہ یونہی چلتا رہا، تو ہماری زبان ان خوبصورت الفاظ اور استعاروں سے بالکل خالی ہو جائے گی جو کبھی ہمارے خیالات کو خوبصورتی سے بیان کرنے کا واحد ذریعہ تھے۔ اگر آج ہم نے اس سستے تماشے کے خلاف اپنی آواز بلند نہ کی، تو کل ہمارے پاس اپنی زبان اور شاندار تہذیب پر فخر کرنے کے لیے کچھ بھی نہیں بچے گا۔ ہم صرف کتابوں میں پڑھا کریں گے کہ کبھی ہماری محفلیں کیسی ہوا کرتی تھیں۔ منتظمین، باشعور سامعین اور حقیقی شعراء کو چاہیئے کہ مل کر ایک صف میں کھڑے ہوں اور اس صورتحال کا ڈٹ کر مقابلہ کریں۔ ہمیں مشاعروں کے اسٹیج کو واپس ان لوگوں کے حوالے کرنا ہوگا جو واقعی لفظوں کے امین ہیں اور جو ادب کو ایک مقدس امانت سمجھتے ہیں۔

تقسیمی رجحانات کے مقابلے میں معاشرتی استحکام کی تعمیر

ایے بی ندوی

کوئی بھی ملک یا معاشرہ اس وقت تک ترقی نہیں کر سکتا جب تک کہ وہ داخلی طور پر مضبوط نا ہو۔ ایک مضبوط معاشرہ وہ نہیں ہوتا جہاں اختلافات موجود نہ ہوں، بلکہ وہ ہوتا ہے جہاں اختلافات کو حکمت، باہمی احترام اور مشترکہ بھلائی کے جذبے کے ساتھ سنبھالا جائے۔ ہندوستان ہمیشہ سے مختلف مذاہب، زبانوں، ثقافتوں اور روایات کا گہوارہ رہا ہے۔ یہی تنوع اس کی طاقت بنا کیونکہ نسل در نسل ہندوستانیوں نے اپنی الگ شناخت برقرار رکھتے ہوئے مل جل کر رہنے کا ہنر سیکھا ہے۔ تیز رفتار ابلاغ اور سوشل میڈیا کے اس دور میں تقسیمی رجحانات کے مقابلے میں معاشرتی استحکام کو مضبوط بنانا ہر شہری، سماجی رہنما، تعلیمی ادارے اور سول سوسائٹی کی مشترکہ ذمہ داری ہے۔ معاشرتی تقسیم کا آغاز اکثر بڑے اختلافات سے نہیں بلکہ باہمی اعتماد میں بتدریج کمی سے ہوتا ہے۔ غلط فہمیاں، افواہیں، یک طرفہ معلومات اور جذبات پر مبنی بیانیے اگر بروقت نہ روکے جائیں تو سماجی فاصلے بڑھا سکتے ہیں۔ وہ معاشرے جو باقاعدہ میل جول، کھلے مکالمے اور باہمی افہام وتفہیم کو فروغ دیتے ہیں، ایسے رجحانات کا بہتر طور پر مقابلہ کر سکتے ہیں۔ اختلافات پیدا ہونے سے پہلے مضبوط تعلقات قائم کرنا سماجی ہم آہنگی کو برقرار رکھنے کا ایک مؤثر ذریعہ ہے۔ اختلافِ رائے کو پرامن انداز میں سنبھالنا ایک بالغ اور ذمہ دار معاشرے کی علامت ہے۔ ہر جمہوری نظام اور ہر معاشرے میں مختلف آراء کا ہونا فطری امر ہے۔ ضروری نہیں کہ یہ اختلافات دشمنی میں تبدیل ہوں۔ باوقار مکالمہ لوگوں کو اپنے خیالات پیش کرنے، غلط فہمیوں کو دور کرنے اور اپنی شناخت یا عقائد پر سمجھوتہ کیے بغیر مشترکہ نکات تلاش کرنے کا موقع فراہم کرتا ہے۔ صبر سے سننا، شائستگی سے گفتگو کرنا اور اختلاف رکھنے والوں کے وقار کا احترام کرنا ایسا ماحول پیدا کرتا ہے جہاں اختلافات معاشرتی ہم آہنگی کو کمزور کرنے کے بجائے جمہوری اقدار کو مضبوط بناتے ہیں۔ مذہبی اور سماجی رہنماؤں کا کردار معاشرتی ہم آہنگی کے فروغ میں نہایت اہم ہے۔ ان کا اثر صرف عبادت گاہوں تک محدود نہیں بلکہ خاندانوں اور محلوں کی روزمرہ زندگی تک پہنچتا ہے۔ ذمہ دارانہ گفتگو کی حوصلہ افزائی، افواہوں کی حوصلہ شکنی، ہمدردی کے فروغ اور مشترکہ اخلاقی اقدار کی یاد دہانی کے ذریعے وہ معاشرے کو بردباری اور حکمت کے ساتھ چیلنجز کا سامنا کرنے میں مدد دیتے ہیں۔ مختلف مذاہب کے رہنماؤں کا باہمی تعاون اس حقیقت کا عملی پیغام دیتا ہے کہ پرامن بقائے باہمی نہ صرف ممکن ہے بلکہ معاشرے کے لیے فائدہ مند بھی ہے۔ مقامی سطح پر امن اور ہم آہنگی کے اقدامات سماجی تعلقات کو مضبوط بنانے کے عملی مواقع فراہم کرتے ہیں۔ بین المذاہب مکالمے، محلہ سطح کی نشستیں، مشترکہ صفائی مہمات، خون عطیہ کرنے کے کیمپ، ماحولیات کے تحفظ کی مہمات، صحت سے متعلق آگاہی پروگرام اور قدرتی آفات کے دوران امدادی سرگرمیاں لوگوں کو اختلافات کے بجائے مشترکہ مقاصد کے گرد جمع کرتی ہیں۔ جب شہری اپنے علاقے کی بہتری کے لیے مل کر کام کرتے ہیں تو تعاون اور مشترکہ تجربات کے ذریعے اعتماد فطری طور پر مضبوط ہوتا ہے۔ تعلیمی ادارے بھی تقسیمی رجحانات کے خلاف مضبوط معاشرہ تشکیل دینے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ اسکول، کالج اور جامعات صرف علمی تعلیم ہی نہیں دیتے بلکہ ذمہ دار شہریت، آئینی اقدار اور باہمی احترام کی تربیت بھی فراہم کرتے ہیں۔ ایسے پروگرام جو مشترکہ تعلیمی سرگرمیوں، ثقافتی تبادلوں، مہذب انداز میں مباحثوں اور سماجی خدمت کو فروغ دیتے ہیں، نوجوانوں میں تنوع کے احترام اور قومی وابستگی کے جذبے کو مضبوط کرتے ہیں۔

قومی تقریبات میں مشترکہ شرکت بھی اتحاد کو فروغ دینے کا مؤثر ذریعہ ہے۔ یومِ آزادی، یومِ جمہوریہ، یومِ دستور، قومی یومِ اتحاد اور دیگر قومی مواقع پر مل کر شرکت کرنا شہریوں کو یہ احساس دلاتا ہے کہ زبان، مذہب یا ثقافت کے اختلافات کے باوجود وہ ایک مشترکہ قومی شناخت اور آئینی وابستگی رکھتے ہیں۔ یہ مواقع آزادی، مساوات، اخوت اور انصاف جیسی ان اقدار کی یاد تازہ کرتے ہیں جو پورے ملک کو ایک مضبوط رشتے میں جوڑتی ہیں۔ ہندوستان کے قومی رہنماؤں کی زندگیوں اور خدمات کو یاد کرنا بھی اس مشترکہ احساسِ وابستگی کو مزید مضبوط بناتا ہے۔ مہاتما گاندھی، سردار ولبھ بھائی پٹیل، ڈاکٹر بھیم راؤ امبیڈکر، مولانا ابوالکلام آزاد، بھگت سنگھ، سبھاش چندر بوس، ڈاکٹر اے پی جے عبدالکلام اور بے شمار دیگر شخصیات نے مختلف راستے اختیار کیے، لیکن ان سب کا مقصد ہندوستان کی ترقی اور خوشحالی تھا۔ ان کی زندگیوں کا مطالعہ شہریوں کو خدمت، دیانت داری، جرات اور قومی ذمہ داری جیسی اقدار کو ذاتی یا گروہی اختلافات سے بالاتر رکھنے کی ترغیب دیتا ہے۔ سماجی شمولیت کے پروگرام بھی تعاون کے دیرپا مواقع پیدا کرتے ہیں۔ نوجوانوں کی قائدانہ تربیت، کھیلوں کے مقابلے، ادبی میلوں، ثقافتی تقریبات، ورشہ شناسی کی سرگرمیوں، کاروباری رہنمائی اور ہنر مندی کے پروگرام مختلف پس منظر رکھنے والے افراد کو مشترکہ مقاصد کے لیے ایک ساتھ کام کرنے کا موقع فراہم کرتے ہیں۔ ایسی سرگرمیاں دوستی، باہمی اعتماد اور پیشہ ورانہ تعاون کو فروغ دیتی ہیں اور غلط فہمیوں اور تعصبات کے امکانات کو کم کرتی ہیں۔ خاندان بھی معاشرتی رویوں کی تشکیل میں بنیادی کردار ادا کرتے ہیں۔ جو بچے اپنے گھروں میں ہمسایوں کے احترام، تنوع کی قدر اور ہندوستان کے مشترکہ قومی ورثے پر فخر کرنا سیکھتے ہیں، وہ بڑے ہو کر ایسے ذمہ دار شہری بنتے ہیں جو تعصب کو مسترد کرتے اور مثبت سماجی روابط کو فروغ دیتے ہیں۔ روزمرہ زندگی میں حسنِ سلوک، مہمان نوازی اور ہمسایہ داری جیسے معمولی مگر اہم اعمال معاشرے کے رشتوں کو خاموشی سے مضبوط بناتے ہیں۔ ٹیکنالوجی کی تیز رفتار ترقی نے بھی معاشی اقدار پر گہرے اور دیرپا اثرات مرتب کئے ہیں۔ آج کی برق رفتار زندگی میں ٹیکنالوجی کی چکاچوند سے بچ پانا ناممکن ہے اس لئے اس کا صحیح اور ذمہ دارانہ استعمال ہی ہمیں صحیح سمت میں آگے بڑھنے اور ترقی کرنے کا راستہ دکھائے گا۔ اگر ٹیکنالوجی کو ذمہ داری کے ساتھ استعمال کیا جائے تو یہ سماجی ہم آہنگی کو فروغ دینے کا ایک مؤثر ذریعہ بن سکتی ہے۔ ڈیجیٹل پلیٹ فارم مختلف برادریوں کے درمیان تعاون کی کامیاب مثالیں اجاگر کرنے، مثبت سماجی اقدامات کو نمایاں کرنے اور تعمیری گفتگو کی حوصلہ افزائی کرنے کے وسیع مواقع فراہم کرتے ہیں۔ اسی کے ساتھ ذمہ دار ڈیجیٹل طرزِ عمل کا تقاضا ہے کہ کسی بھی خبر یا معلومات کو آگے بڑھانے سے پہلے اس کی تصدیق کی جائے، اشتعال انگیز مواد سے گریز کیا جائے اور محاذ آرائی کے بجائے مکالمے کو ترجیح دی جائے۔ یہ بات سمجھنی پڑے گی کہ تقسیمی رجحانات کے مقابلے میں معاشرتی استحکام روزمرہ زندگی میں اعتماد، تعاون اور باہمی احترام کی عادات سے پروان چڑھتا ہے۔ جب شہری اسکولوں، محلوں، کام کی جگہوں، سماجی تنظیموں اور عوامی زندگی میں مشترکہ ذمہ داری کے جذبے کے ساتھ ایک دوسرے سے جڑتے ہیں تو معاشرہ مزید مضبوط ہوتا ہے۔ مکالمے کو فروغ دینا، مقامی امن اقدامات کی حمایت کرنا، سماجی شمولیت کے پروگراموں میں حصہ لینا، قومی تقریبات کو مل جل کر منانا اور ہندوستان کے قومی رہنماؤں کی زندگیوں سے رہنمائی حاصل کرنا ایسے مضبوط رشتے قائم کرتا ہے جو اختلافات سے کہیں زیادہ طاقتور ہوتے ہیں۔ یہی معاشرتی استحکام نہ صرف ہم آہنگی کو برقرار رکھتا ہے بلکہ ایک زیادہ پُرامن، متحد اور جامع ہندوستان کی تعمیر میں بھی اہم کردار ادا کرتا ہے، جہاں تنوع ہمیشہ قوم کی سب سے بڑی طاقت بنا رہے اور یہی ہمارے ملک کی سب سے بڑی پہچان ہے۔ جس پر ہمیں فخر ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

سرسید: ہندوستانی مسلمانوں کے محسن اعظم

ڈاکٹر مقبول احمد مقبول
ایسوسی ایٹ پروفیسر شعبۂ اردو
مہاراشٹرا اُودے گیری کالج
اُودگیر۔ 413517 ضلع لاتور (مہاراشٹرا)
موبائل: 09028598414

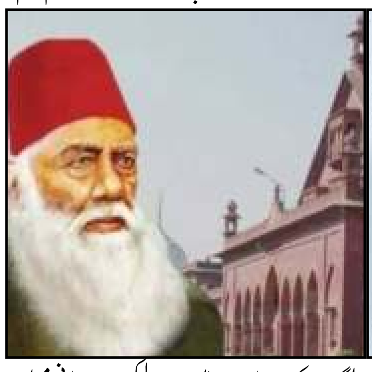

اس دنیائے آب وگل میں لاکھوں کروڑوں لوگوں کے درمیان چند ایسے نفوسِ قدسیہ کا بھی ورودِ مسعود ہوتا ہے جن کے عظیم الشان اور پُر نور کارناموں سے اوراقِ تاریخ منور اور قوم مجلّا ہوتی ہے۔ سرسید احمد خاں کا شمار بھی ایسے ہی نفوسِ قدسیہ میں ہوتا ہے۔ سرسید انیسویں صدی کی ایسی عبقری شخصیت کا نام ہے جن کی بدولت ہندوستانی مسلمانوں کی تہذیب ومعاشرت، ذہن وفکر اور ان کے علم وادب میں زبردست انقلاب آیا۔ غدر ۱۸۵۷ء کے حالات ہندوستانی مسلمانوں کے لیے قیامتِ صغریٰ سے کم نہیں تھے۔ یہ وہ سال ہے جس میں ہندوستان میں مسلمانوں کے تقریباً ایک ہزار سالہ دورِ حکومت کا خاتمہ ہو جاتا ہے۔ اگر چہ اس کے بعد ہندوستان میں چند ایک چھوٹی چھوٹی مسلم ریاستیں تھیں لیکن وہ سب انگریزوں کے رحم وکرم پر تھیں۔ مسلمانوں کی سب سے بڑی اور مرکزی حکومت یعنی مغلیہ سلطنت کا چراغ گل ہو چکا تھا۔ مسلمانوں سے جاگیریں، عہدے اور مناصب چھین لیے گئے تھے۔ مسلمان انگریزوں کی نظر میں سب سے بڑے مجرم تھے۔ کیوں کہ انھیں کی طرف سے انھیں کے علما کے فتاوے کی روشنی میں انگریزوں کے خلاف بغاوت کے شعلے بھڑکے تھے۔ چنانچہ اس وقت اہلِ ہند میں انگریزوں کے سب سے زیادہ معتوب ومقہور ہندوستانی مسلمان ہی تھے۔ سلطنت ختم ہوگئی، جاگیریں ضبط کر لی گئیں، عہدے اور مناصب بھی ختم کر دیے گئے۔ نتیجے کے طور پر ہندوستانی مسلمان مایوسی، پژمردگی اور نکبت وافلاس کا شکار ہو گئے۔ تعلیمی پس ماندگی تو تھی ہی اب اقتدار چھن جانے کے بعد معاشی پس ماندگی کا شکار بھی ہو گئے۔ گویا ہر طرف گھٹا ٹوپ اندھیرا تھا۔ کسی کو کچھ سجھائی نہیں دے رہا تھا۔ ہر طرف مایوسی اور ناکامی کے بادل منڈلاتے نظر آرہے تھے۔ ایسے مایوس کن اور پُر آشوب حالات میں ایک مردِ خدا اٹھتا ہے اور سوتوں کو جگانے اور جاگتوں کو دوڑانے کی سعی مشکور کرتا ہے۔ اس کا نام نامی اور اسمِ گرامی سید احمد خاں ہے۔ سرسید احمد خاں نہایت ذہین وفطین، دور اندیش، زبردست مدبر ومفکر اور سچے مصلحِ قوم تھے۔ انھوں نے دیکھا کہ اب انگریزوں سے ٹکر لینا گویا دیوار سے سر ٹکرانے کے مترادف ہے۔ اب اصل کرنے کا کام یہ ہے کہ مسلمان جدید علوم وفنون اور انگریزی تعلیم حاصل کریں اور اپنے معاشرے میں پھیلی ہوئی تمام برائیوں کا خاتمہ کریں۔ اس کے لیے انھوں نے ایک منظم اور زبردست تحریک شروع کی جو تاریخ میں ''علی گڑھ تحریک'' کے نام سے مشہور ہے۔ یہ تحریک بہ یک وقت تعلیمی بھی تھی اور اصلاحی بھی۔ اس تحریک نے ہندوستانی مسلمانوں کی فکر ونظر کی تبدیلی میں انتہائی اہم رول ادا کیا ہے۔ تعلیم وتربیت، زبان وادب، تہذیب وثقافت، مذہب وصحافت اور تاریخ وتحقیق، غرض ہندوستانی مسلمانوں کی زندگی کا کوئی شعبہ ایسا نہیں تھا جس پر اس تحریک نے دوررس اثرات مرتسم نہ کیے ہوں۔ سرسید نے یہ معلوم اور محسوس کر لیا تھا کہ ہندوستانی مسلمانوں کی ہمہ جہت ترقی کے لیے ان کے نظامِ تعلیم، زبان وادب، تہذیب ومعاشرت اور مذہبی خیالات کی اصلاح کر کے ان میں بھی مثبت تبدیلی لانا ضروری ہے۔ چنانچہ انھوں نے ہندوستانی مسلمانوں کے ان تمام اداروں کی اصلاح کا بیڑا اٹھایا جن سے ان کا تھوڑا بہت بھی تعلق تھا۔

سرسید کی یوں تو تمام خدمات مفید، کارآمد، قابلِ فخر، لائقِ تحسین وستائش اور یادگار ہیں؛ لیکن ان میں ان کی تعلیمی اور اصلاحی خدمات سب سے زیادہ عظیم الشان ہیں۔ ہندوستانی مسلمانوں کو جدید تعلیم سے آراستہ کرنے کے لیے سرسید نے جو کوششیں کیں وہ یقیناً آبِ زر سے لکھنے کے قابل ہیں۔ وہ نبّاضِ وقت تھے۔ غور وفکر کے بعد وہ اس نتیجے پر پہنچے تھے کہ مسلمانوں کا نظامِ تعلیم اور نصابِ تعلیم فرسودہ ہو چکا ہے۔ اس میں جدید کاری کی ضرورت ہے۔ آج فلسفہ اور منطق کی نہیں بلکہ سائنسی تعلیم کی سب سے زیادہ ضرورت ہے۔ سرسید کو اس بات پر یقین واثق ہو گیا تھا کہ ہندوستانی مسلمانوں کی مادی ترقی وکامرانی اور ان کی فلاح وبہبودی کا راز جدید علوم کے حصول میں پوشیدہ ہے اور جدید علوم کا سارا خزانہ انگریزی زبان میں ہے۔ لیکن ہندوستانی مسلمان کچھ تو انگریزوں سے نفرت اور کچھ مذہبی تنگ نظری کی وجہ سے انگریزی تعلیم حاصل کرنے سے بدکتے تھے۔ ان کے نزدیک انگریزی زبان کا سیکھنا کفر سے کم نہ تھا۔ سرسید نے ہندوستانی مسلمانوں کو اس تنگ نظری کے خول سے باہر نکالا۔ انھوں نے ان کے اذہان کو روشن خیالی اور مثبت اندازِ فکر کی طرف موڑا۔ انھوں نے کہا کہ تمھیں انگریزوں سے نفرت ہو سکتی ہے ان کی زبان سے نفرت کیوں؟ سرسید نے واضح، مدلل اور پُر زور انداز میں کہا کہ اب انگریزی زبان سیکھنا وقت کا اہم ترین تقاضا ہے۔ اس زبان کو سیکھے بغیر ہم پر ترقی کی راہیں نہیں کھلیں گی۔ انگریزی زبان اور جدید تعلیم سے ناواقفیت کی وجہ سے ہندوستانی مسلمان حکومت کے نظام کا حصہ بھی نہیں بن پا رہے تھے۔ اس کی وجہ سے حکومت تک ان کی کوئی بات مؤثر انداز میں نہیں پہنچ پا رہی تھی جس سے ان کا ناقابلِ تلافی نقصان ہو رہا تھا۔ اس نقصان کی تلافی کے لیے بھی جدید علوم کا سیکھنا ضروری معلوم ہو رہا تھا۔ چنانچہ سرسید نے اس جانب اپنا سارا زور عمل صرف کیا۔ قوم کی مخالفتیں سہیں، گالیاں کھائیں، زندیق وکافر کی تہمتوں کو خوشی خوشی سے برداشت کیا لیکن اس مردِ خدا نے ہمت نہیں ہاری۔ اس کے لیے انھوں نے جو جو قربانیاں دیں وہ ان کے قوم کے تئیں جذبۂ صادق کی دلیل ہیں۔ ایسی بے غرضی اور بے لوثی کی مثالیں خال خال ہی ملتی ہیں۔ اگر یہ کہا جائے تو غلط نہ ہوگا کہ سرسید نے اپنی ساری طاقت وتوانائی اور روپیہ پیسہ ہندوستانی مسلمانوں میں جدید تعلیم کو فروغ دینے میں لگا دیا۔ اسی بات کو یوں بھی کہا جاسکتا ہے کہ انھوں نے اپنی پوری زندگی ہندوستانی مسلمانوں کی فلاح وبہبودی کے لیے وقف کر دی تھی۔

ہندوستان میں مسلمانوں کے لیے اعلیٰ درجے کے تعلیمی ادارے قائم کرنے کی غرض سے انگلستان کے تعلیمی اداروں کا معائنہ کرنے کے لیے سرسید انگلستان گئے، اور باریک بینی سے وہاں کی تعلیمی سرگرمیوں اور تعلیمی اداروں کا جائزہ لیا۔ ہندوستان واپس آ کر ''محمڈن اینگلو اورینٹل کالج کی بنیاد ڈالی جو آج ''علی گڑھ مسلم یونیورسٹی'' کی شکل میں ہمارے سامنے ہے۔ یہی نہیں بلکہ ''مسلم ایجوکیشنل کانفرنس'' نامی ایک تعلیمی ادارہ بھی قائم کیا جس کا مقصد ملک بھر میں تعلیمی ادارے قائم کرنا تھا۔ تعلیم نسواں کی اہمیت وافادیت کو اجاگر کیا۔ نتیجے کے طور پر ہندوستانی مسلم خواتین کی تعلیم کے لیے ماحول سازگار ہوا۔ سرسید نے اپنے ناقدین کی مخالفتوں کی پروا نہ کرتے ہوئے جس اولوالعزمی اور ثابت قدمی سے اپنے منصوبوں کو پایۂ تکمیل تک پہنچایا وہ ان کی زبردست خود اعتمادی اور قوتِ ارادی کی مظہر ہے۔ اکبرؔ الہ آبادی (جو ان کے کٹر ناقدین میں سے ایک تھے) کو آخر کار سرسید کی خدمات کا اعتراف کرنا ہی پڑا۔ چنانچہ سرسید کی موت پر انھوں نے کہا:

ہماری باتیں ہی باتیں ہیں سید کام کرتا تھا
نہ بھولو فرق جو ہے کہنے والے کرنے والے میں
کوئی کچھ بھی کہے میں تو یہی کہتا ہوں اے اکبرؔ
خدا بخشے بہت سی خوبیاں تھیں مرنے والے میں

تہذیب وتمدن اور اخلاق ومعاشرت کے موضوع پر سرسید کے ڈھیروں مضامین اس بات کے ثبوت کے لیے کافی ہیں کہ سرسید نے اپنے ان مضامین کے ذریعے مسلم معاشرے کی اصلاح کا زبردست کام لیا۔ ہندوستانی مسلمانوں میں پھیلے ہوئے غیر ضروری اور غیر شرعی رسم ورواج اور بدعات کا قلع قمع کیا۔ قومی منافرت، مذہبی تنگ نظری، سستی اور کاہلی کی مذمت کی اور انھیں جہد وعمل کے نئے نئے راستے سجھائے۔ ہندوستانی مسلمانوں میں بلند حوصلگی اور اپنی مدد آپ کرنے کا جذبہ بیدار کیا۔ ان میں صبر وضبط اور قوتِ برداشت کا مادہ پیدا کیا۔ ان کی معاشرتی زندگی کو باوقار اور معیاری بنانے کی پُرخلوص کوشش کی۔ رسالہ ''تہذیب الاخلاق'' اسی مقصد کے لیے جاری کیا گیا تھا جس کے بیشتر مضامین وہ خود لکھتے تھے۔ سرسید سے پہلے اردو زبان مفرّس ومعرّب رنگ کی حامل مشکل اور ادق تھی۔ سرسید نے اسے عام فہم بنانے کی پُر زور وکالت کی۔ اردو نثر مسجع ومقفی اسلوب سے زیر بار تھی۔ سرسید نے اسے اس بوجھ سے آزاد کرایا۔ اگر چہ اس قسم کی کوششیں سرسید سے پہلے فورٹ ولیم کالج کے تصنیفی اور تالیفی دور میں بھی ہوئیں، لیکن سرسید نے اپنے رفقائے کار کی مدد سے اسے ایک نئی جہت دی جس میں اخلاص کا بڑا دخل ہے۔ ادب کو بامقصد اور کارآمد بنانے کی سعی مشکور کی۔ شعر وادب کو تعلیم وترقی اور اصلاحِ معاشرہ کے لیے ایک ہتھیار کے طور پر اپنانے کی تلقین کی۔ مافوق الفطرت عناصر سے معمور داستانوں اور مثنویوں کی جگہ اصلاحی ناول اور قومی اور نیچرل شاعری کی طرف توجہ مبذول کروائی۔ سرسید نے اگر چہ تنقید میں کوئی باضابطہ کتاب تو نہیں چھوڑی تاہم انھوں نے اردو میں تنقید کی راہیں ضرور ہموار کیں۔ کیوں کہ وہ زبردست تنقیدی ذہن کے مالک تھے۔ سرسید کا ذہن سائنسی تھا اور فکر منطقی تھی۔ اس لیے اگر یہ کہا جائے تو بے جا نہ ہوگا کہ سرسید اردو میں سائنٹی فک تنقید کے بنیاد گزاروں میں ہیں۔ شعر وادب سے متعلق ان کے تنقیدی خیالات ان کے مختلف اصلاحی اور صحافتی مضامین میں بکھرے ہوئے ہیں۔ بہر حال اردو شعر وادب کو وقت کے ساتھ ہم آہنگ کرنے میں بھی سرسید نے قائدانہ کردار ادا کیا ہے۔ سرسید نے جب صحافت کے میدان میں قدم رکھا تو انھوں نے صحافت کو بھی ایک معیار اور وقار عطا کیا۔ چنانچہ اردو صحافت بھی ان کی منت کش ہے۔ ہندوستانی مسلمانوں میں سائنسی شعور بیدار کرنے اور ان میں سائنسی تعلیم کو فروغ دینے کے مقصد سے ''سائنٹی فک سوسائٹی'' قائم کی اور اس کے تحت ایک اخبار بنام ''اخبار سائنٹی فک سوسائٹی'' جاری کیا۔ سائنٹی فک سوسائٹی کے زیرِ اہتمام سرسید نے کئی ایک سائنسی کتابوں کا انگریزی سے اردو میں ترجمہ کر کے شائع کیا۔ سائنٹی فک سوسائٹی کی سائنسی خدمات اور ''اخبار سائنٹی فک سوسائٹی'' کے ذریعے ہندوستانی مسلمانوں میں کئی مثبت تبدیلیاں آئیں اور ان میں سائنسی تعلیم کے حصول کا جذبہ پیدا ہوا۔

دین ومذہب سرسید کی دلچسپی کا ایک اور اہم ترین موضوع تھا۔ اس میدان میں بھی انھوں نے نمایاں کارنامے انجام دیے۔ سر ولیم میورؔ نے جب ''لائف آف محمد'' نامی کتاب لکھ کر حضور اکرم ﷺ کی حیاتِ طیبہ اور ان کے کردار کو داغدار کرنے کی مذموم کوشش کی اور اسلام پر بے جا اعتراضات کیے، تو وہ سرسید ہی تھے جنھوں نے اس کتاب کا مدلل ومسکت جواب ''خطباتِ احمدیہ'' کے نام سے تحریر کیا اور زرِ کثیر صرف کر کے اس کو شائع بھی کیا۔ ولیم میورؔ کوئی معمولی آدمی نہیں تھا۔ وہ حکومت ※ کا ایک بااثر فرد تھا اور جس وقت سرسید اس کی کتاب کا دندانِ شکن جواب لکھ رہے تھے وہ یو۔ پی کا گورنر تھا۔ سرسید نے سرکاری ملازمت میں ہونے کے باوجود ولیم میورؔ سے مرعوب ہوئے بغیر اس کے اعتراضات کی تردید کرنے کی ٹھانی۔ گویا اک طرح سے اس سے ٹکر لی۔ یہ بڑے ہمت اور حوصلے کی بات تھی۔ یہ اقدام ایمانی حرارت اور عشقِ رسول کے بغیر ممکن نہیں۔ کتاب کے لیے درکار مواد کی فراہمی کے لیے انھوں نے انگلستان کا سفر کیا۔ اس تالیف کی سرسید کے نزدیک کیا اہمیت تھی اس کا اندازہ محسن الملک کے نام تحریر کردہ ایک مکتوب کے اس جملے سے ہوتا ہے۔ وہ لکھتے ہیں کہ ''اگر میری یہ کتاب تیار ہو گئی تو میں لندن میں آنا دس حج کے برابر اور باعث اپنی نجات کا سمجھوں گا'' (بحوالہ ثریا حسین، سرسید اور ان کا عہد، ایجوکیشنل بک ہاؤس علی گڑھ، ۱۹۹۳ء ص ۱۱۲)

سرسید کے بعض مذہبی خیالات کے پیشِ نظر ہمارے بعض حلقوں کی جانب سے ان پر طعن وتشنیع کے تیر برسائے جاتے ہیں۔ اگر انصاف کی نظر سے دیکھا جائے تو ''خطباتِ احمدیہ'' کے ذریعے سرسید سچے عاشق رسول اور دین اسلام پر اٹل ایمان رکھنے والے مسلمان کے روپ میں ہمارے سامنے آتے ہیں۔ اس سلسلے میں سرسید کے دو نعتیہ شعر نقل کرنا برمحل ہوگا جن سے ان کا جذبۂ عشقِ رسول ثابت ہوتا ہے۔ کہتے ہیں:

فلاطوں طفلکِ باشد بہ یونانے کہ من دارم
مسیحا رشک می آرد، ز درمانے کہ من دارم
خدا دارم دلے بُریاں، زعشقِ مصطفیٰ ﷺ دارم
نہ دارد ہیچ کافر، ساز وسامانے کہ من دارم

مسلمانوں میں عقلیت پسندی کے رجحانات کو فروغ دینے کی کوشش کے طور پر قرآن مجید کی تفسیر لکھی۔ ہندوستانی مسلمانوں کے مذہبی خیالات کی اصلاح کی غرض سے کئی مفید مضامین اور رسالے لکھے۔ دین کو افراط وتفریط سے پاک کرنے کی مبارک کوشش کی۔ کورانہ تقلید کی برائیوں سے آگاہ کیا۔ ہر معاملے میں غور وفکر اور تعقل وتدبر سے کام لینے کی تلقین کی۔ اگر چہ سرسید کے بعض مذہبی نظریات سے اختلاف کیا جاسکتا ہے اور کیا گیا ہے لیکن ان کے اخلاص پر شک نہیں کیا جاسکتا۔ وہ پیغمبر نہیں ایک ریفارمر تھے۔ ان سے اجتہاد کی غلطی ہو سکتی ہے۔ لیکن اس اجتہاد کے پیچھے جو خلوص کا جذبہ کارفرما تھا اس کی بہر حال قدر کرنی چاہیے۔ مذہبی معاملات پر تحریر کردہ سرسید کے کئی چھوٹے بڑے رسائل اس بات کے گواہ ہیں کہ ان میں زبردست اجتہادی اور تحقیقی صلاحیتیں موجود تھیں۔ ان کے تحقیقی مقالات ومضامین سائنٹی فک نقطۂ نظر کے حامل ہوتے تھے۔

سرسید نے اردو ادب، تاریخ نگاری اور سیرت نگاری میں سائنٹی فک انداز نظر کو پروان چڑھانے اور تحقیق کی راہیں ہموار کرانے میں اہم رول ادا کیا ہے۔ بلا شبہ وہ ایک اچھے اور سچے محقق کی حیثیت سے بھی ہمارے سامنے آتے ہیں۔ ہندوستانی مسلمانوں میں سائنسی وژن علمی بصیرت اور دانشوری کو فروغ دینے میں ان کی جو خدمات رہی ہیں انھیں کسی طرح نظر انداز نہیں کیا جاسکتا۔

تاریخ نگاری کے میدان میں بھی سرسید نے نہ صرف اپنے نمایاں نقوش چھوڑے ہیں بلکہ اس راہ میں بھی انھوں نے رہبری کا فریضہ انجام دیا ہے۔ اس سلسلے میں ''جام جام'' ''آثار الصنادید'' ''سلسلۃ الملوک'' ''تصحیح آئین اکبری'' ''تصحیح تاریخ فیروز شاہی'' اور ''تصحیح توزکِ جہانگیری'' وغیرہ کتب تواریخ کو مثال کے طور پر پیش کیا جاسکتا ہے۔

سرسید نے نہ صرف خود تصنیف وتالیف کا کام کیا بلکہ عالمانہ اور محققانہ ذہن کے حامل اہلِ قلم کی ایک پوری ٹیم تیار کی جن میں حالی شبلی، ڈپٹی نذیر احمد، مولوی ذکاء اللہ، نواب محسن الملک، وقار الملک اور مولوی چراغ علی کے نام خاص طور سے لیے جاسکتے ہیں۔ سرسید کے یہ رفقائے کار اپنے رشحاتِ قلم سے اردو زبان وادب اور ہندوستانی مسلمانوں کی تہذیب ومعاشرت میں کئی اہم ترین اور مثبت تبدیلیاں لائیں۔ اس کا سہرا کسی نہ کسی حیثیت سے سرسید کے سر جاتا ہے۔ کیوں کہ ان تمام دانشوروں اور اہلِ قلم کی قوتِ تحریک کا سرچشمہ سرسید ہی تھے۔

بلا تامّل یہ بات کہی جاسکتی ہے کہ آج ہندوستانی مسلمانوں میں تھوڑی بہت جو کچھ تعلیمی ترقی ہے، جو روشن خیالی ہے اور جو تعقل پسندی ہے وہ ساری کی ساری سرسید کی دین ہے۔ اگر سرسید نہ ہوتے یا انھوں نے وقت کی ضرورت کے پیشِ نظر اپنی تعلیمی واصلاحی تحریک شروع نہ کی ہوتی تو آج ہندوستانی مسلمان تعلیمی پس ماندگی کے انتہائی گہرے گڑھے میں گرے ہوتے۔ اگر چہ موجودہ صورتِ حال بھی کچھ زیادہ اطمینان بخش نہیں لیکن جو بھی ہے وہ غنیمت ہے اور اس کا سارا سہرا سرسید احمد خان کے سر جاتا ہے۔ بلا شبہ سرسید ہندوستانی مسلمانوں کے محسنِ اعظم تھے۔ آج قوم کو پھر ایک بے لوث سرسید کی ضرورت ہے۔ ہمارا یہ فرض ہے کہ ہم سرسید کی تعلیمی تحریک کو پھر سے زندہ کریں۔ ان کی ان عظیم الشان خدمات کی قدر کریں اور ان کے کردار وعمل سے روشنی حاصل کریں۔

سرسید احمد خاں کی قائم کردہ علی گڑھ مسلم یونیورسٹی ہندوستانی مسلمانوں کا قیمتی اثاثہ، نشانِ امتیاز اور باوقار تعلیمی ادارہ ہے۔ اس سے ہندوستانی مسلمانوں کی اٹوٹ روحانی اور ذہنی وابستگی ہے۔ اصل میں اس کی حیثیت مسلم اقلیتی تعلیمی ادارے کی ہے۔ علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے اقلیتی کردار کو ختم کرنے کی ایک عرصے سے کوشش کی جارہی ہے اور وقفے وقفے سے نئی نئی سازشوں کے جال بنے جارہے ہیں۔ بلا تفریق مسلک وعلاقہ آج تمام ہندوستانی مسلمانوں کا یہ فرض ہے کہ علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے اقلیتی کردار کے تحفظ کی کوششوں کو بار آور بنانے میں اپنا جو بھی تعاون ہو سکتا ہے وہ دیں۔ اس سازش کے خلاف صدائے احتجاج بلند کریں اور ایک زندہ اور باضمیر قوم ہونے کا ثبوت دیں۔

اٹھو! وگرنہ حشر نہیں ہوگا پھر کبھی
دوڑو! زمانہ چال قیامت کی چل گیا

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

مسلمان معاشرے کے لئے باعث خیر اور امن بنیں: مولانا محمد جمال الدین رشادی

بنگلور: 16۔اکتوبر 2026ء نماز جمعہ سے قبل ممتاز عالم دین حضرت مولانا محمد جمال الدین صاحب صدیقی رشادی مہتمم مدرسہ عربیہ تعلیم الدین گنگانگر بنگلور 32 نے خطبہ جمعہ میں اسلام میں معاشرتی احکام کی ضرورت اور اہمیت کے موضوع پر بصیرت افروز خطاب کرتے ہوئے فرمایا دین اسلام کے پانچ شعبے ہیں (۱) عقائدات (۲) عبادات (۳) معاملات (۴) معاشرت (۵) اخلاقیات، معاشرت کہتے ہیں انسان کے آپسی اور باہمی تعلقات کو پھر اس کے تعلق سے جو احکامات دیے گیے ہیں اس پر مکمل عمل کرنا ہر صاحب ایمان مومن و مسلمان کیلئے لازمی اور ضروری ہے، اللہ رب العزت نے اپنی قدرت کاملہ اور حکمت عالیہ سے انسان کی فطرت ایسی بنائی ہے یہ اکیلا تن تنہا زندگی نہیں گزار سکتا بلکہ انسان چاہتا ہے کوئی اس کے ساتھ رہے یہ دوسروں کیساتھ مل جل کر رہے، ابوالبشر حضرت آدم علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے جب اکیلا تنہا جنت میں رکھا آپ تنہائی اکیلا پن سے اکتا گیے، خالق کائنات، رب العالمین نے حضرت آدم علیہ السلام کی بائیں پسلی سے ام البشر حضرت حوا علیہا السلام کو پیدا فرمایا تو اب حضرت آدم علیہ السلام اطمینان وسکون سے جنت میں رہنے لگے، مولانا نے دوران خطاب فرمایا ہر انسان اپنی ضرورت کیلئے دوسروں کا محتاج ہے اور دوسرے بہت سے اپنی ضرورت میں اس کے محتاج ہیں، والدین، بیوی بچے، بھائی بہن، رشتہ دار، دوست واحباب، متعلقین، پڑوسی، محلے والے، بستی والے، شہر والے، اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا ہے اور جو لوگ ایمان والے مردوں اور ایمان والی عورتوں کو بغیر کسی سبب بلاوجہ تکلیف دیتے ہیں تو وہ لوگ بہتان اور گناہ اپنے اوپر لازم کر لیتے ہیں، یاد رکھیں اگر ایسی تکلیف زبان سے ہے تو بہتان ہے اور ایسی تکلیف ہاتھ سے ہے تو گناہ کبیرہ ہے، مولانا نے دوران خطاب فرمایا شرعا بلاوجہ کسی مسلمان یا کسی انسان حتی کے کسی جانور کو بھی تکلیف دینا حرام ہے، اسلام اپنے ماننے والوں کو کسی بھی صورت میں اس کی اجازت نہیں دیتا ہے، سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے مسلمان وہ ہے جسکی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں، عام طور پر انسان ایک دوسرے کو زبان اور ہاتھ سے ہی تکلیف پہنچاتا ہے، اسی لیے خاص طور پر ہاتھ اور زبان کا ذکر ہے، اس کا یہ مطلب ہر گز نہیں زبان اور ہاتھ سے تکلیف دینے کی اجازت نہیں ہے پیر سے تکلیف دے سکتے ہیں، مختلف صورتیں ہیں تکلیف دینے کی آنکھ سے ہو اشارہ سے ہو سب کے سب اس میں داخل ہیں، اس حدیث میں ہمیں معاشرتی احکام دیے گئے ہیں، ہم اس بات کا خیال رکھیں اپنے کسی بھی قول اور عمل سے کبھی بھی کسی کو بھی تکلیف نہ پہنچائیں، مولانا نے دوران خطاب فرمایا اسلام نے شریعت مطہرہ نے ہمیں ایسے پاکیزہ اور پیارے احکامات دیے ہیں جن پر صحیح معنوں میں چل کر ہم اپنی دنیا اور آخرت کو سنوار سکتے ہیں، چین وسکون کی زندگی گذار سکتے ہیں، اپنے ماحول اور معاشرہ کو باعث اطمینان بنا سکتے ہیں، ہماری شان تو یہ ہے ہم باعث خیر اور امن ہیں، ہم تو دوسروں کے حق میں سراپا رحمت ہیں، ہم تو سلامتی، برکت کی دعا دینے والے، خیر خواہی، بھلائی و ہمدردی اور امن تقسیم کرنے والے ہیں، اللہ رب العزت ہمارا شمار اپنے ان بندوں میں فرمائے جو خود اپنی ذات انسانیت اور مخلوق خدا کے حق میں نفع بخش ہیں، اللہ ہماری حفاظت فرمائے معاشرتی بگاڑ کا ذریعہ و سبب بننے سے اپنی ذات اپنے بندوں انسانوں کیلئے باعث پریشانی بننے سے، اللہ رب العزت اپنے فضل و کرم سے ہمارے معاشرہ کو باعث اطمینان اور باعث خیر بنادے، اس کے لئے اہم کردار ادا کرنے کی ہمیں طاقت اور توفیق عطا فرمائے۔

نیپالی وزیر اعظم کا نومبر میں ہندوستان کا دورہ متوقع

کھٹمنڈو/نئی دہلی۔ 16/ اکتوبر۔ ایم این این۔ نیپال کے سرکردہ اخبار دی کھٹمنڈو پوسٹ نے رپورٹ کیا کہ نیپال کے وزیر اعظم بلیندر شاہ، جو بالن شاہ کے نام سے مشہور ہیں، مارچ میں عہدہ سنبھالنے کے بعد اپنے پہلے باضابطہ دوطرفہ بیرون ملک دورے کے لیے نومبر میں ہندوستان کا دورہ کرنے کی تیاری کر رہے ہیں۔ اس مجوزہ تین روزہ دورے میں وزیر اعظم نریندر مودی کے ساتھ انفراسٹرکچر، پن بجلی، تجارت اور غیر حل شدہ سرحدی تنازعات پر بات چیت کی توقع ہے۔ یہ دورہ نومبر کے تیسرے یا چوتھے ہفتے میں ہونے کا امکان ہے، حالانکہ کسی بھی حکومت نے تاریخوں کی تصدیق نہیں کی ہے۔ کچھ رپورٹس میں 23-25 نومبر کی تجویز دی گئی ہے، لیکن کھٹمنڈو میں حکام نے کہا کہ شیڈول کو ابھی حتمی شکل دی جا رہی ہے۔ ایک اعلیٰ سطحی سفارتی ذریعے نے دی کھٹمنڈو پوسٹ کو بتایا، "تاریخوں کو حتمی شکل دینا ابھی باقی ہے۔"

موٹر سائیکل کنارے لگانے کی بات پر تنازع، نوجوان کے سر پر چابی سے حملہ

بھیونڈی: ۱۶/اکتوبر (شارف انصاری):- کامت گھر علاقے میں موٹر سائیکل چلانے اور اسے کنارے لگانے کی بات پر ہوئے تنازع کے دوران 49 سالہ راج کمار رام پرویش گپتا پر چابی سے حملہ کیے جانے کا معاملہ سامنے آیا ہے۔ بھیونڈی شہر پولیس نے دو نامعلوم نوجوانوں کے خلاف مقدمہ درج کیا ہے۔ پولیس شکایت کے مطابق 14 اکتوبر کی رات تقریباً 45:10 بجے ہنومان نگر گیٹ کے قریب راج کمار اپنی موٹر سائیکل کھڑی کر رہے تھے۔ اسی دوران سفید رنگ کی ایوی ایٹر اسکوٹر پر سوار دو نوجوان ان کی موٹر سائیکل کے قریب آ گئے۔ گاڑیوں کے ٹکرانے کے بعد راج کمار نے انہیں احتیاط سے گاڑی چلانے کو کہا، جس پر تنازع شروع ہوگیا۔ الزام ہے کہ بعد میں شردھا الیکٹرانکس دکان کے سامنے دونوں نوجوانوں نے راج کمار کا راستہ روک کر ان کے سر پر چابی سے وار کیے، جس سے وہ زخمی ہو گئے۔ پولیس نے 15 اکتوبر کو بی این ایس کی دفعات 118(1)، 351(2)، 352 اور 3(5) کے تحت مقدمہ درج کیا ہے۔ ملزمین کی تلاش جاری ہے۔

ٹکر سے موٹر سائیکل سوار زخمی ڈرائیور فرار

بھیونڈی (شارف انصاری):- مانکولی کے لوڑھا دھام علاقے میں سیمنٹ مکسر ٹرک کی ٹکر سے بلٹ موٹر سائیکل سوار چیتن سمنت بروے (50) زخمی ہو گئے۔ حادثے کے بعد ٹرک ڈرائیور کے موقع سے فرار ہونے کا الزام ہے۔ پولیس شکایت کے مطابق 30 ستمبر 2026 کو دوپہر تقریباً 15:12 بجے چیتن بروے اپنی بلٹ موٹر سائیکل سے ڈومبیولی سے داہسر کی جانب جا رہے تھے۔ اسی دوران ایک سیمنٹ مکسر ٹرک نے ان کی موٹر سائیکل کو ٹکر مار دی۔ حادثے میں ان کے دائیں ہاتھ میں شدید چوٹ آئی اور موٹر سائیکل بھی نقصان زدہ ہوگئی۔ الزام ہے کہ ٹرک ڈرائیور تیز رفتاری اور لاپروائی سے گاڑی چلا رہا تھا اور حادثے کے بعد زخمی کی مدد کیے بغیر فرار ہوگیا۔ نارپولی پولیس نے 15 اکتوبر کو بی این ایس کی دفعات 281، 125(اے)، 125(بی) اور موٹر وہیکل ایکٹ کی متعلقہ دفعات کے تحت مقدمہ درج کیا ہے۔ پولیس ہیڈ کانسٹیبل سمیر ٹھاکرے معاملے کی تفتیش کر رہے ہیں۔

خاتون سے فحش کلامی، مقدمہ درج

بھیونڈی: ایک خاتون کو فون کر کے مبینہ طور پر فحش باتیں کرنے اور لاج میں ساتھ چلنے کی پیشکش کرنے کے معاملے میں نظام پورہ پولیس نے عرفان شیخ نامی شخص کے خلاف مقدمہ درج کیا ہے۔ ملزم کا پورا نام اور پتہ فی الحال واضح نہیں ہے۔ پولیس شکایت کے مطابق کھاڑی پار علاقے میں رہنے والی 35 سالہ خاتون کو 13 اکتوبر کی شام تقریباً 50:7 بجے ایک نامعلوم نمبر سے فون آیا۔ الزام ہے کہ فون کرنے والے شخص نے اپنا نام بتائے بغیر خاتون سے نازیبا باتیں کیں اور اسے لاج میں ساتھ چلنے کی پیشکش کی۔

آدیباسی قبائلی تحریک کی حمایت میں ایکتا تنظیم کی انسان دوست پہل؛ دو ہزار مظاہرین کے لیے طعام کا انتظام

"جلگاؤں میں چار روز سے جاری احتجاج کے دوران ایکتا تنظیم سرگرم؛ مطالبات کی یکسوئی کے لیے وزراء سے مداخلت کی اپیل"

جلگاؤں: ۱۶/اکتوبر (عقیل خان بیاولی): زمین اور جنگلات پر حقوق، راشن کارڈ، آدھار کارڈ سمیت مختلف مطالبات کو لے کر لوک سنگھرش مورچہ کی قیادت میں آدیباسی قبائلی برادری کا احتجاج گزشتہ چار روز سے ضلع کلکٹر دفتر کے سامنے جاری ہے۔ شدید دھوپ میں اپنے حقوق کے لیے جد و جہد کرنے والے ہزاروں مظاہرین کی دشواریوں کو محسوس کرتے ہوئے جلگاؤں ضلع ایکتا تنظیم نے انسان دوستی کا مظاہرہ کیا اور جمعرات کو تقریباً دو ہزار قبائلی خواتین و مردوں کے لیے کھانے کا انتظام کیا۔ تنظیم کی جانب سے جمعہ کو بھی کھانا فراہم کیا جائے گا۔ یہ اطلاع فاروق شیخ نے دی۔ اس موقع پر فاروق شیخ نے سوال اٹھایا کہ جب سماجی تنظیمیں مظاہرین کے لیے کھانے کا انتظام کرنے کی غرض سے آگے آ سکتی ہیں، تو جلگاؤں ضلع کے چار وزراء میں سے کوئی ایک بھی ان کے مسائل سننے اور مطالبات پر تبادلۂ خیال کرنے کے لیے احتجاجی مقام پر کیوں نہیں پہنچا؟ انہوں نے واضح کیا کہ ایکتا تنظیم قبائلی برادری کے جائز اور آئینی مطالبات کی حمایت میں انسانی ہمدردی کی بنیاد پر ان کے ساتھ کھڑی ہے۔ تنظیم کے ایک وفد نے ضلع کلکٹر کے توسط سے ریاستی حکومت سے مطالبہ کیا کہ قبائلی مظاہرین کے مسائل کو جلد از جلد حل کیا جائے۔ متعلقہ وزراء احتجاجی مقام پر پہنچ کر مظاہرین سے براہِ راست بات چیت کریں، تاکہ ان کے مطالبات پر مثبت فیصلہ لے کر انہیں راحت فراہم کی جا سکے۔ اس موقع پر حافظ عبدالرحیم پٹیل، مولانا قاسم، مولانا شفیق پٹیل، مولانا عمران کاکر، مولانا غفران، انور صیقلگر، متین پٹیل، عارف دیشمکھ سمیت ایکتا تنظیم کے دیگر اراکین موجود تھے۔

حضرت حبیب مجتبیٰ بن جعفر العیدروسؒ کا پہلا عرس شریف 17 اور 18 اکتوبر 2026ء کو حیدرآباد میں خطۂ صالحین واقع نامپلی میں منایا جا رہا ہے۔ اسی ضمن میں یہ مضمون پیش خدمت ہے۔

حضرت حبیب مجتبیٰ بن جعفر العیدروسؒ کا ذکر مبارک

از: محمد کمال الدین صدیقی ساجدؔ، ناندیڑ

حضرت حبیب مجتبیٰ العیدروسؒ حضرت حبیب جعفر العیدروسؒ کے پانچویں فرزند ہیں۔ آپؒ کی ولادت حیدرآباد میں ہوئی تھی۔ آپؒ آلِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور اولادِ علیؓ ہیں۔ آپؒ کے 36 ویں دادا حضرت علیؓ ہیں۔ آپؒ کی تعلیم و تربیت اپنے والدِ گرامی حضرت حبیب جعفرؒ کی نگرانی میں ہوئی آپؒ کی عصری تعلیم بھی جاری رہی۔ آپؒ کو میڈیکل تعلیم کا موقع بھی مل رہا تھا لیکن مشیت الٰہی آپؒ کو روحانی طبیب بنانا چاہتی تھی۔ اس لئے آپؒ کے والد گرامی نے مشورہ دیا کہ آپؒ کے لئے میڈیکل تعلیم مناسب نہیں۔ آپؒ اپنے والد گرامی حضرت حبیب جعفر العیدروسؒ کی خدمت کرتے رہے 1975 میں حضرت حبیب جعفرؒ کا انتقال ہوا اور آپؒ کو باقاعدہ طور پر حبیب جعفر صاحبؒ کا جانشین وگدّی نشین بنایا گیا۔ تب سے لے کر وقتِ وصال تک آپؒ فریضۂ رشد و ہدایت انجام دیتے رہے۔ میرے والد محمد تراب الدین صاحب صدیقی مرحوم جو حضرت حبیب احمدؒ کے مرید تھے۔ ہم سے کہتے تھے کہ حبیب مجتبیٰ صاحب کو ان کی کم عمری کی وجہ سے ولایت سے خالی مت سمجھو۔ سلسلۂ عیدروسیہ کے طریقہ کے مطابق ہر جمعرات کو صبح ۸ تا ۱۰ مجلس حلقہ شریف ہوتی ہے۔ اس میں ذکر جہری بھی کیا جاتا ہے۔ یہ مجلس سو سال سے زیادہ پرانی ہے۔ آپؒ نے اس کو جاری رکھا۔ ہر ہلالی مہینے کی ۱۲ تاریخ کو خطۂ صالحین میں بعد عصر ماہانہ مجلس فاتحہ رکھی جاتی ہے۔ یہ سلسلہ حضرت حبیب جعفرؒ کے دور سے جاری ہے۔ اس میں نعت خوانی ذکر و دعا وغیرہ ہوتی ہے۔ اس مجلس کو حضرت حبیب مجتبیٰؒ نے جاری رکھا۔ اس کے علاوہ ربیع الثانی میں عرس حبیب عیدروسؒ ۱۰۱/سال سے جاری ہے اور شعبان میں عرس حبیب احمدؒ بھی جاری ہے۔ ۱۴/رمضان کو حضرت حبیب عیدروس اکبرؒ کی فاتحہ اور میلاد شریف اِن تمام دعائیہ مجلسوں کو حبیب مجتبیٰ صاحبؒ نے جاری رکھا۔ اِن قدیم مجلسوں کے علاوہ حبیب مجتبیٰ صاحبؒ نے مریدین و دیگر لوگوں کی دعا کی سہولت کے لئے دو مزید ہفتہ واری مواقع شروع کئے۔ ہفتہ کے دن بعد ظہر تا عصر حضرتؒ کے گھر پر ملاقات کا سلسلہ جاری کیا اور ہر اتوار کو خطۂ صالحین میں بارگاہ عیدروسؒ میں بعد ظہر سلام و دعا کا سلسلہ شروع کیا۔ جس سے ملازمت پیشہ افراد کے لئے بڑی آسانی ہے۔ اکثر آپؒ ہفتہ کے دن کھڑے ہو کر ہی آنے والوں سے ملاقات فرماتے ہر ایک کا مسئلہ سنتے دعائیں وغیرہ دیتے ایک مرتبہ آپؒ کو مسلسل ۸ گھنٹے بلا وقفہ کھڑے رہنا پڑا۔ اس تکلیف کو آپؒ نے عوام کی سہولت کے لئے برداشت کیا۔

حضرت قبلہؒ کو مساجد بنانے میں خاص دلچسپی تھی۔ خطۂ صالحین کی مسجد اور آپؒ کے مکان پر بنائی ہوئی مسجد آپؒ کی یادگار ہے۔ قرأت قرآن سے بھی آپؒ کو خصوصی لگاؤ تھا۔ ہفتہ واری حلقہ کے آخر میں اور عرس کے پروگراموں میں بھی۔ آخر میں حافظ حضرات سے کہتے تھے کہ قرأت سنائیے۔ اکثر سورۂ نور کی آیات کی فرمائش کرتے۔ حافظ وقاری حضرات جب ملنے آتے تو ان کو بھی کہتے کہ قرأت سنائیے۔ تربیت مریدین کی بھی آپؒ خاص فکر فرماتے۔ عرس حبیب عیدروسؒ کے موقع پر ایک صاحب نے مغرب کی اذان دی۔ آپؒ نے فرمایا کہ اذاں کے بعد کی دعا زور سے پڑھو تا کہ جن کو یاد نہیں ہے انہیں یاد ہو جائے عرس حبیب حسنؒ کے موقع پر گذشتہ سال ۲/محرم کو صبح کی قرآن خوانی کے بعد زور سے بارش شروع ہوئی۔ لوگ بعد پروگرام گھر جانا چاہتے تھے لیکن بوجہ بارش نہیں جا سکتے تھے۔ آپؒ نے سب کو کہا کہ درود شریف پڑھو لوگوں نے پڑھنا شروع کیا تھوڑی دیر بعد بارش رکی۔ اس طریقہ سے حاضرین کی تربیت یوں ہوئی کہ بے کار وقت ضائع نہیں کرنا چاہئے اور مشکلات کے وقت درود شریف پڑھنے سے مشکلات حل ہوتی ہیں۔ سالانہ آپؒ میلاد النبی ﷺ کا جلسہ بھی کرواتے۔ نعت شریف سننا پسند فرماتے۔ راقم الحروف کے والد مفتی محمد تراب الدین صدیقی خطیب بھینسہ و گرداورِ مال ناندیڑ سے کہتے کہ شائق حیدرآبادی کی نعت "محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپؐ سا دنیا میں پیدا ہو نہیں سکتا" سناؤ۔ کبھی کہتے کہ کیف کی نعت "بزم کونین نمائش ہے تمہاری ساری" سناؤ۔ دادا محمد عبدالرحمن صدیقی کا حضرہ سے متعلق کلامِ "حلقہ جو ذکر کا ہے یہ حضرہ حبیب کا" بھی پسند فرماتے۔ راقم الحروف کے سالانہ منقبتی اشعار سُن کر بھی حوصلہ افزائی فرماتے۔ ملت کے لڑکوں کی دینی تعلیم پر بھی آپؒ توجہ دیتے پڑ دادا کے زمانے کا مدرسہ اِسلامیہ عیدروسیہ ناندیڑ کی ترقی کی آرزو تھی۔ حیدرآباد میں بھی آپؒ نے مدرسے قائم کئے۔ حضرت کے والد حضرت حبیب جعفرؒ کے دور کی کتاب "تزکیۃ النفوس" اور حضرت حبیب عیدروسؒ کی سوانح حیات کو آپؒ نے حالیہ دنوں میں شائع کر کے مریدین میں بلا ہدیہ تقسیم فرمایا۔ اِسی طرح "فضائل رمضان مبارک" نامی مختصر کتابچہ بھی شائع فرمایا۔ دینی علوم کے علاوہ عصری تعلیم سے بھی آراستہ تھے۔ ایک مرتبہ ہوائی جہاز سے سفر کر رہے تھے۔ Air Hostess نے کھانا Veg چاہئے یا Non-Veg کا سوال کیا۔ آپ نے کہا Veg چاہئے۔ اس کو تعجب تھا کہ مذہبی وضع قطع کا مسلمان شخص Veg کیسے پسند کیا۔ اس نے دوبارہ پوچھنے پر آپؒ نے غصّہ کے لہجہ میں انگریزی میں کہا کہ I Said I want veg food. عقائد کے اعتبار سے آپؒ سختی سے عقائد اہل سنت والجماعت پر قائم اور سب کو بھی یہی نصیحت فرماتے کہ سب اسی طریقہ پر کاربند رہیں۔

آپؒ سے دعائیں حاصل کرنے کے لئے غیر مسلم حضرات بھی آتے۔ ان کے ساتھ اور دیگر جماعتوں کے لوگوں کے ساتھ بھی آپؒ کے اخلاق مثالی تھے۔ ایک مثال پیش کی جاتی ہے۔ حیدرآباد میں ایک مرتبہ جماعت اسلامی کا بڑا اجتماع تھا اس میں شرکت کے لئے آنے والوں میں کچھ لوگ حبیب صاحبؒ کے مرید بھی تھے۔ وہ حضرتؒ کے مکان پر ٹھہرے۔ آپؒ نے انھیں ٹھہرنے کی اجازت دی۔ رات میں وہ اجتماع گاہ سے دیر سے آتے۔ کبھی کبھی ایسا بھی ہوتا کہ ان کے لئے دروازہ کھولنے کا کام بھی آپؒ کو کرنا پڑتا۔ ایسی رواداری بزرگانِ دین کے پاس ہی ملتی ہے۔ ایک دفعہ آسیب وغیرہ سے متاثر ایک شخص کو حلقہ میں لایا گیا وہ بہت لحیم شحیم تھا۔ اُس سے دوسروں کو تکلیف نہ پہنچے اس لئے اس کو زنجیروں سے باندھ دیا گیا تھا۔ حلقہ شریف جاری تھا۔ وہ بیمار زور سے بُری بُری گالیاں بک رہا تھا۔ حبیب صاحب قبلہؒ اپنی مسند پر بیٹھے ہوئے تھے۔ حلقہ ختم ہونے تک اس کی بکواس جاری تھی۔ ایسا محسوس ہوتا تھا کہ اب اُس کو سزا دی جائیگی لیکن حاضرین نے دیکھا کہ حبیب صاحب قبلہؒ اپنی گدی سے اُٹھنے کے بعد اپنے گلے کا ہار اس کو پہنا دیئے یہ مثالی عفو و درگزر کا معاملہ تھا۔ آپؒ کی لڑکی کے انتقال پر فاتحہ سوم کے لئے جو لوگ جمع ہوئے تھے۔ اور بعد فاتحہ حبیب صاحبؒ سے ملاقات کر کے رخصت ہونا چاہ رہے تھے۔ سب کو مخاطب ہو کر آپؒ نے قرآن شریف کی موت سے متعلق آیت کُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ یا كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْت پڑھی۔ دوسرے الفاظ میں یوں کہا جا سکتا ہے کہ سب کو فکر آخرت کا پیغام دیا۔ مریدین و معتقدین جو عقیدت و محبت کے ساتھ شادی وغیرہ کی تقریب میں شرکت و دُعا کے لئے مستقر حیدرآباد سے باہر دیگر اضلاع وغیرہ میں مدعو کرتے۔ آپؒ سفر کی تکلیف برداشت کر کے اس مقام پر جاتے اور خادموں کی خوشی میں شریک ہوتے۔ دعوتی دسترخوان پر جب بیٹھتے تو ایک ایک کا نام لے کر یاد فرماتے جو دسترخوان پر نہیں پہنچے ان کو بلانے کے لئے کہتے۔ حضرتؒ کی دعاؤں میں اللہ تعالیٰ نے تاثیر رکھی تھی۔ اور بہت سے لوگوں کے مقاصد خیر آپؒ کی دعا سے پورے ہوتے۔ ایک مرتبہ ریاست کے وزیر T. Anjayya صاحب برائے ملاقات آئے۔ حبیب صاحبؒ نے ان سے کہا آپ کب C.M بننے والے ہیں یہ دعا مقبول ہوئی اور وہ C.M بنے اس عہدہ پر رہتے ہوئے آپؒ سے ملنے کے لئے آئے اور دُعائیں لئے۔ لوگ اپنی کیفیت سناتے جب حبیب صاحبؒ پڑھنے کو کچھ وظیفہ بتاتے۔ وہ آسان اور مختصر ہوتا۔ ایک بار ایک صاحب نے کہا کہ نیند نہیں آتی ہے۔ آپؒ نے کہا کہ (21) مرتبہ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم پڑھو۔ ایسی کرم فرما شخصیت کا رخصت ہو جانا سب کے لئے بڑا نقصان ہے۔ آپؒ سے کرامات بھی ظاہر ہوئیں ایک ذاتی تجربہ پیش کرتا ہوں۔ ایک دعوت میں آپؒ کے ساتھ شریک ہونے کا اتفاق ہوا۔ میں ضعیفی وغیرہ کی وجہ سے کچھ احتیاط سے کھانا کھا رہا تھا آپؒ اپنا تبرک ڈالتے رہے اور کھانے کے لئے کہا۔ میں ڈر رہا تھا کہ زیادہ کھانے کی وجہ سے شائد میری طبعیت خراب ہو جائیگی لیکن ایسا قطعاً نہیں ہوا۔ سب مریدین اور دیگر چاہنے والوں کی ربِ کائنات کی بارگاہ میں دعا ہے بتصدق سردار دو عالم ﷺ حبیب صاحب قبلہؒ کے جنت میں درجات بلند فرمائے اور سب کو ان کی تعلیمات پر عمل کرنے والا بنائے۔ سب کو صبر جمیل عطا کرے۔ حضرتؒ کے فرزند و جانشین حضرت حبیب ابوبکر صاحب بن حبیب مجتبیٰ العیدروس کو درازی عمر عطا کرے اور بزرگوں کا فیضان ان کے ذریعہ سے جاری فرمائے۔ آمین۔

ریت شکشن سنستھا ستارا کی جانب سے تعلیمی میدان میں نمایاں خدمات پر اعجاز ملک کا شاندار استقبال

جلگاؤں: 16 اکتوبر (عبدالوحید جنیدی) تعلیمی میدان میں نمایاں خدمات انجام دینے اور فروغِ تعلیم کے لیے مسلسل سرگرم رہنے کے اعتراف میں انجمن تعلیم المسلمین، جلگاؤں کے صدر اعجاز احمد عبدالغفار ملک کو ریت شکشن سنستھا، ستارا، مہاراشٹر کی جانب سے ٹرافی پیش کر کے اعزاز سے نوازا گیا۔ یہ اعزاز نوتن مراٹھا کالج، جلگاؤں میں منعقدہ تین روزہ پروگرام کے دوران پیش کیا گیا، جو عظیم ماہرِ تعلیم اور سماجی مصلح کرم ویر بھاؤ راؤ پاٹل کی زندگی، تعلیمی خدمات اور تعلیمی تحریک کو خراجِ عقیدت پیش کرنے کے لیے منعقد کیا گیا تھا۔ ریت شکشن سنستھا، ستارا اور نوتن مراٹھا کالج، جلگاؤں کے اشتراک سے منعقدہ اس پروگرام میں مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والی اہم شخصیات نے شرکت کی۔ اس موقع پر مہمانانِ خصوصی کی حیثیت سے ڈاکٹر انیل پاٹل، ڈاکٹر این کے ٹھاکرے، ڈاکٹر ایل پی دیشمکھ، سچن پاٹل اور ڈاکٹر ایس ایم رانے موجود تھے۔ پروگرام کے دوران اعجاز احمد عبدالغفار ملک کو تعلیمی میدان میں ان کی نمایاں کارکردگی، تعلیمی سرگرمیوں اور فروغِ تعلیم کے لیے کی جانے والی کوششوں کے اعتراف میں ٹرافی پیش کی گئی۔ ان کی تعلیمی خدمات کا اعتراف نہ صرف ان کے لیے باعثِ اعزاز ہے بلکہ جلگاؤں کے تعلیمی حلقوں کے لیے بھی مسرت اور حوصلہ افزائی کا باعث ہے۔ واضح رہے کہ کرم ویر بھاؤ راؤ پاٹل نے تعلیم کو سماجی ترقی، معاشرتی بیداری اور پسماندہ طبقات کی ترقی کا مؤثر ذریعہ بنانے کے لیے اپنی زندگی وقف کر دی تھی۔ انہوں نے محروم طبقات تک تعلیم کی رسائی کو یقینی بنانے کے لیے نمایاں جدوجہد کی اور تعلیمی میدان میں ایک ایسی تحریک کو فروغ دیا جس کے اثرات آج بھی محسوس کیے جاتے ہیں۔ اس تین روزہ پروگرام کا بنیادی مقصد کرم ویر بھاؤ راؤ پاٹل کی زندگی، ان کی تعلیمی جدوجہد، سماجی خدمات اور تعلیمی نظریات کو نئی نسل تک پہنچانا تھا۔ اس پروگرام کے ذریعے تعلیم کی اہمیت، سماجی ترقی میں اس کے کردار اور تعلیمی اداروں کی ذمہ داریوں کو اجاگر کیا گیا۔ اعجاز احمد عبدالغفار ملک کو ملنے والا یہ اعزاز اس بات کا اعتراف ہے کہ تعلیمی میدان میں اخلاص، محنت اور مسلسل جدوجہد کو قدر کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔ ان کی خدمات کے اعتراف میں پیش کی جانے والی ٹرافی تعلیمی سرگرمیوں سے وابستہ افراد کے لیے حوصلہ افزائی کا باعث ہے۔

بھیونڈی میں قتل کی ۲/وارداتیں، ایک ملزم گرفتار

بھیونڈی: ۱۶/اکتوبر (شارف انصاری):- بھیونڈی میں الگ الگ واقعات میں دو افراد کے قتل کے معاملے سامنے آئے ہیں۔ انجور گاؤں کے مہاویر کمپلیکس میں 27 سالہ سورج رنجیت شرما کی لاش برآمد ہوئی، جبکہ کھونی گاؤں کے پوار کمپاؤنڈ میں 39 سالہ لکشمن کمجی چرپوٹ پر مبینہ طور پر بانس کے ڈنڈے سے حملہ کر کے قتل کر دیا گیا۔ پولیس نے دونوں معاملات میں الگ الگ مقدمات درج کر کے تفتیش شروع کر دی ہے۔ دوسرے معاملے میں ایک ملزم کو گرفتار کیا گیا ہے۔ پولیس کے مطابق سورج شرما کا قتل 14 اکتوبر کی رات 11 بجے سے 15 اکتوبر کی دوپہر 30:12 بجے کے درمیان انجور گاؤں کے مہاویر کمپلیکس کی بی وِنگ میں گالا نمبر 5 اور 6 کے پیچھے کیے جانے کا شبہ ہے۔ نارپولی پولیس نے 15 اکتوبر کو بھارتیہ نیائے سنہتا (بی این ایس) کی دفعہ 103(1) کے تحت نامعلوم ملزم کے خلاف مقدمہ درج کیا ہے۔ قتل کی وجہ تاحال واضح نہیں ہوسکی ہے۔ معاملے کی تفتیش پولیس انسپکٹر اتل اڈور کر رہے ہیں۔ دوسرا واقعہ کھونی گاؤں کے پوار کمپاؤنڈ میں آسرہ ہوٹل کے سامنے لوم کارخانوں کے قریب پیش آیا۔ پولیس کے مطابق لکشمن کمجی چرپوٹ کے سر پر لکڑی کے بانس کے ڈنڈے سے حملہ کیا گیا، جس کے نتیجے میں ان کی موت ہوگئی۔ نظام پورہ پولیس نے 16 اکتوبر کو بی این ایس کی دفعہ 103(2) کے تحت مقدمہ درج کیا۔ پولیس ریکارڈ کے مطابق راجیش کمار شملا ن پٹیل (48) کو 16 اکتوبر کی صبح گرفتار کیا گیا ہے۔ قتل کی وجہ اور ملزم کے مبینہ کردار کی تفتیش جاری ہے۔

اینگلو اردو ہائی اسکول جلگاؤں میں یومِ ترغیبِ مطالعہ جوش وخروش سے منایا گیا

جلگاؤں: ۱۶/ اکتوبر (عبدالوحید جنیدی): اینگلو اردو ہائی اسکول، جلگاؤں میں یومِ ترغیبِ مطالعہ کے موقع پر ایک شاندار پروگرام کا انعقاد عمل میں آیا۔ پروگرام کا مقصد طلبہ میں مطالعے کا شوق پیدا کرنا، کتابوں سے دوستی کو فروغ دینا اور علمی و ادبی ذوق کو پروان چڑھانا تھا۔ اس موقع پر اسکول کے پرنسپل نعیم بشیر سر اور مختار خان سر موجود تھے۔ پروگرام کے دوران طلبہ کو مطالعے کی اہمیت و افادیت سے روشناس کرایا گیا۔ طلبہ کی حوصلہ افزائی کے لیے کتاب خوانی، پسندیدہ کتابوں کا تعارف، مطالعے کے فوائد پر اظہارِ خیال اور علمی معلومات کے تبادلے جیسی سرگرمیوں کو پروگرام کا حصہ بنایا جا سکتا ہے۔ اس موقع پر اس بات پر زور دیا گیا کہ کتابیں انسان کی بہترین ساتھی ہیں اور مطالعے کی عادت طلبہ کی ذہنی نشوونما، زبان و بیان کی صلاحیت اور علمی ترقی میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔ اس پروگرام کے ذریعے طلبہ میں مطالعے کے تئیں دلچسپی پیدا کرنے اور انہیں کتب بینی کی جانب راغب کرنے کی کوشش کی گئی۔

پرائم ویڈیو کے 'چار یار' کا ٹریلر جاری، 2000 کی دہائی میں ممبئی میں قائم جرائم اور دوستی کی ایک انوکھی کہانی

ممبئی: ۱۶/اکتوبر (ایم ملک) پرائم ویڈیو، بھارت کی سب سے بڑی سٹریمنگ سروس جو کہ خصوصی اصل کے لیے جانی جاتی ہے، نے آج اپنی آنے والی ہندی اصل سیریز 'چار یار' کا طاقتور ٹریلر جاری کیا۔ ایک اعلیٰ درجے کا کرائم ڈرامہ جو چار دوستوں کی کہانی پر مرکوز ہے، یہ دوستی اور عزائم کے ساتھ ساتھ مزاح، تیز رفتار کار کا پیچھا، سنسنی خیز ڈکیتی، اور مجرمانہ دنیا کے تاریک انڈرورلڈ کی ایک جھلک کے ساتھ۔ پورو جھا، نمن جین، ثاقب ایوب، اور پریاگ مہتا نے اداکاری کی، اس فلم میں سائی ٹھمنکر، سکندر کھیر، دیبیندو وبھٹاچاریہ، راجیش تیلانگ، چنکی پانڈے، اور بھگوتی پیرومل بھی اہم کرداروں میں ہیں۔ 8 اقساط پر مشتمل اس سیریز کو ونے وائکول نے ڈائریکٹ کیا ہے اور اسے سمبت مشرا اور سوربھ ساونت نے لکھا ہے۔ پرنتی ناگر شیٹھ، نیرج نگر شیٹھ اور پی ایس کے ذریعہ تیار کردہ۔ پنک ونڈو پروڈکشنز پرائیویٹ لمیٹڈ کے بینر تلے شیام۔ لمیٹڈ، اور بی بی سی اسٹوڈیوز انڈیا کے ذریعہ تیار کردہ۔ چار یار کو ونے وائکول، ایس حسین زیدی، سمبت مشرا، اور سوربھ ساونت نے تخلیق کیا ہے۔ اس پروجیکٹ کی جڑیں 2000 کی دہائی کے اوائل میں ممبئی کی کہانی سے جڑی ہوئی ہیں۔ ممبئی ایک ایسا شہر ہے جہاں بھری سڑکوں کے درمیان خواب پیچھے رہ جاتے ہیں۔ اس سب کے درمیان، قریبی دوست جیت، ٹونی، ساحل، اور سمیر اپنی متوسط ؟؟ زندگی سے آگے اپنے خوابوں کا تعاقب کرتے ہیں۔ لیکن ایک مشکل فیصلہ انہیں اس راستے پر لے جاتا ہے جس کی انہیں کبھی توقع نہیں تھی۔ یہ فیصلہ ان کی عام زندگی کو جرائم، بدمعاشوں اور عظیم چوریوں کی خطرناک دنیا میں غرق کر دیتا ہے۔ جب تک انہیں اپنی غلطی کا احساس ہوتا ہے، وہ خود کو ممبئی کے ایک انڈر ورلڈ ڈان اور اس کے تعاقب کرنے والے، انسپکٹر سمیت بھلیراؤ کے درمیان الجھ جاتے ہیں۔ جیسے جیسے ان کے منصوبے ناکام ہونے لگتے ہیں، خطرناک مقابلے اور تیز رفتار کار کی چوری ان کی مشکلات میں اضافہ کرتی ہے۔ اب، زندہ رہنے کے لیے، چاروں دوستوں کو ایک ایسی دنیا کا سامنا کرنا ہوگا جو ان کے لیے بالکل نئی ہے۔ یہ ایک ایسی دنیا ہے جہاں ایک چھوٹی سی غلطی بھی سب کچھ ختم کر سکتی ہے۔ لیکن سوال یہ ہے کہ جب بقا سب سے اہم ہے اور ہر فیصلے کی ایک قیمت ہوتی ہے تو کیا یہ چار دوست ہر چیلنج کا مقابلہ کر پائیں گے؟ سیریز کے تخلیق کار اور ہدایت کار ونے وائکول نے کہا، "چار یار کے ذریعے، ہم زندگی کی غیر یقینی صورتحال اور اسے قریب سے دریافت کرنے کے سنسنی کی کہانی سنانا چاہتے تھے۔ چار دوستوں کی زندگی میں کچھ ایسا ہوتا ہے اور اس سے پہلے کہ وہ اسے سمجھ سکیں، وہ خود کو ایک ایسی مشکل میں پاتے ہیں جو ان میں سے کوئی بھی دوستی سے زیادہ مدد نہیں کر سکتا تھا۔ ان چاروں دوستوں کی متنوع شخصیتیں، جو کبھی کبھی ایک دوسرے کا ساتھ دیتی ہیں، یہ چاروں اہم اداکاروں کے ساتھ ساتھ سائی، سکندر، دیویندو، اور چنکی کے ساتھ کام کرنا بہت اچھا تھا، جنہوں نے اپنے کرداروں کو زندہ کیا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

ہند-جاپان صاف توانائی، اہم معدنیات میں تعاون کو وسعت دیں گے: سیتارمن

بنکاک، 16 اکتوبر۔ ایم این این۔ وزیر خزانہ نرملا سیتارمن نے جمعہ کو یہاں عالمی بینک۔ آئی ایم ایف کی سالانہ میٹنگ کے موقع پر جاپان بینک برائے بین الاقوامی تعاون (جے بی آئی سی) کے گورنر کازوہیکو اماکاوا سے ملاقات کی اور صاف توانائی، سیمی کنڈکٹرز اور اہم معدنیات میں تعاون کو بڑھانے پر تبادلہ خیال کیا۔ سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس کو لے کر، وزارت خزانہ نے کہا کہ ان کی بات چیت صاف توانائی، توانائی کی منتقلی، جدید مینوفیکچرنگ، سیمی کنڈکٹرز، اہم معدنیات، برقی نقل و حرکت اور لچکدار سپلائی چین میں تعاون کو بڑھانے پر مرکوز ہے۔ دریں اثنا، اماکاوا نے ای-موبلٹی اور بائیو ایتھانول میں سرمایہ کاری کے ساتھ انڈیا-جاپان فنڈ کی کامیابی پر روشنی ڈالی اور فالو آن فنڈ کی امید ظاہر کی۔ انہوں نے نیشنل انڈسٹریل کوریڈور ڈیولپمنٹ کارپوریشن (این آئی سی ڈی سی) میں جے بی آئی سی کے حصص اور سیمی کنڈکٹرز میں جاپان کی بڑھتی ہوئی دلچسپی کو نوٹ کیا۔ مزید برآں، ایف ایم سیتارامن نے متوازن شہری ترقی کو سپورٹ کرنے کے لیے ٹائر 2 اور ٹائر 3 شہروں جیسے کہ وشاکھاپٹنم میں ڈیٹا سینٹرز میں جاپانی سرمایہ کاری کی حوصلہ افزائی کی۔ دونوں فریقوں نے ہندوستان-جاپان اقتصادی اور مالی تعاون کو گہرا کرنے اور ایک دوسرے کے تجربات سے سیکھنے کی صلاحیت کو نوٹ کیا۔ اس سے پہلے دن میں، وزیر خزانہ سیتارمن نے عالمی بینک-آئی ایم ایف کی سالانہ میٹنگ کے موقع پر "شہروں کو سرمایہ کاری کے قابل بنانے کے لیے مل کر کام کرنا-شہری اور پانی کے بنیادی ڈھانچے کے لیے نجی سرمایہ کو متحرک کرنا" کے موضوع کے تحت ہندوستان کے مہتواکانکشی شہری ترقیاتی پروگراموں پر کلیدی خطاب کیا۔ اٹلانٹک کونسل کے ساتھ بات چیت میں، وزیر خزانہ نے کہا کہ جو ممالک درمیانی آمدنی والے گروپ میں تھے وہ اچانک ادائیگیوں کے توازن کی جدوجہد میں گر رہے ہیں اور انہیں آئی ایم ایف کی مدد کی ضرورت ہے۔

ناندیڑ ڈویژن میں ریلوے مسافروں اور املاک کی حفاظت کے لیے خصوصی کارروائی، ایک ملزم گرفتار

ناندیڑ: ۱۶/اکتوبر (ورق تازہ نیوز): جنوبی وسطی ریلوے کے ناندیڑ ڈویژن میں مسافروں اور ریلوے املاک کی حفاظت کو یقینی بنانے کے لیے، ریلوے حفاظتی فورس اور ریلوے پولیس کی جانب سے مشترکہ طور پر خصوصی کارروائیاں انجام دی جا رہی ہیں۔ اسی سلسلے میں اکولہ میں ریلوے کیبل چوری کرنے کی کوشش ناکام بناتے ہوئے ایک شخص کو حراست میں لیا گیا، جبکہ حضور صاحب ناندیڑ ریلوے اسٹیشن پر خاتون مسافر کے سامان کی چوری کے معاملے کو حل کرتے ہوئے ایک ملزم کو گرفتار کیا گیا۔ آپریشن ریل سرکشا کے تحت 14 اکتوبر 2026 کو تقریباً 00:16 بجے اکولہ ریلوے اسٹیشن کے سامنے واقع سگنل اور مواصلاتی نظام کے گودام کے احاطے میں ایک مشتبہ شخص کی سرگرمیوں کے بارے میں قابل اعتماد اطلاع موصول ہوئی۔ اطلاع ملتے ہی ریلوے حفاظتی فورس کے افسران اور اہلکاروں نے موقع پر پہنچ کر ایک شخص کو حراست میں لے لیا۔ تلاشی کے دوران اس کے قبضے سے 18.13 میٹر لمبی 6 کوڈ ریلوے کیبل برآمد ہوئی۔ پنچوں کی موجودگی میں کی گئی پوچھ گچھ کے دوران اس نے مبینہ طور پر اعتراف کیا کہ مذکورہ کیبل سگنل اور مواصلاتی نظام کے گودام کے احاطے میں رکھے ڈرم سے کاٹ کر نکالی گئی تھی۔ اس کا مقصد کیبل کو مقامی کباڑی کے ہاتھ فروخت کر کے مالی فائدہ حاصل کرنا تھا۔ حراست میں لیے گئے شخص کی شناخت داؤد خان، ساکن ضلع اکولہ، مہاراشٹر کے طور پر ہوئی ہے۔ پولیس نے پنچوں کے سامنے 18.13 میٹر ریلوے کیبل ضبط کی۔ اس معاملے میں ریلوے املاک کی غیر قانونی قبضے سے متعلق قانون 1966 کی دفعہ 3 (اے) کے تحت مقدمہ نمبر 05/2026 درج کیا گیا ہے۔ ضروری قانونی کارروائی مکمل کرنے کے بعد ملزم کو بھارتی شہری تحفظ سنہتا کی دفعہ 35(3) کے تحت نوٹس جاری کیا گیا اور ہدایت دی گئی کہ عدالت سے سمن موصول ہونے پر وہ حاضر ہو۔ آپریشن یاتری سرکشا کے تحت حضور صاحب ناندیڑ ریلوے اسٹیشن پر خاتون مسافر کے قیمتی سامان کی چوری کے معاملے کو حل کرنے کے لیے جرائم خفیہ شاخ، ریلوے حفاظتی فورس، ناندیڑ اور ریلوے پولیس ناندیڑ کی مشترکہ ٹیم نے کارروائی انجام دی۔ اس معاملے میں 8 اکتوبر 2026 کو ریلوے پولیس ناندیڑ میں 2023 کی دفعہ 305 (سی) کے تحت مقدمہ نمبر 657/2026 درج کیا گیا تھا۔ موصولہ تفصیلات کے مطابق 8 اکتوبر کو رات تقریباً 10:01 بجے اجنتا ایکسپریس کے ڈبے نمبر H-1 کے کیبن میں برتھ نمبر 15 پر سفر کرنے والی ایک خاتون مسافر کا سیاہ رنگ کا بیگ چوری ہو گیا تھا۔ بیگ میں 80 گرام سونے کا منگل سوتر اور سونے کی زنجیر کے علاوہ 000,6 روپے نقد موجود تھے۔ چوری شدہ سامان کی مجموعی مالیت تقریباً 06.6 لاکھ روپے بتائی گئی ہے۔ مقدمہ درج ہونے کے بعد جرائم خفیہ شاخ، ریلوے حفاظتی فورس اور ریلوے پولیس کی مشترکہ ٹیم نے متعلقہ ڈبے کے سی سی ٹی وی کیمروں کی ریکارڈنگ حاصل کر کے اس کا باریک بینی سے جائزہ لیا۔ سی سی ٹی وی فوٹیج اور خفیہ ذرائع سے حاصل ہونے والی قابل اعتماد معلومات کی بنیاد پر مشتبہ شخص کی شناخت کی گئی۔ اس کے بعد ناندیڑ شہر کے علاوہ ہنگولی اور بسمت کے علاقوں میں خفیہ طور پر تلاش اور جانچ کی گئی۔ موصولہ اطلاعات کی بنیاد پر روپیش، عمر 20 سال، ساکن بسمت ضلع ہنگولی، مہاراشٹر کا سراغ لگایا گیا۔ 15 اکتوبر 2026 کو شام تقریباً 18:00 بجے مشترکہ ٹیم نے بسمت کے بدھوار پیٹھ علاقے میں باگل اسپتال کے قریب کارروائی کرتے ہوئے روپیش کو حراست میں لے لیا۔ پوچھ گچھ کے دوران چوری کی اس واقعے میں اس کے ملوث ہونے کی بات سامنے آئی۔ بعد ازاں اسے ریلوے پولیس ناندیڑ کے دفتر لایا گیا، جہاں 15 اکتوبر کو تقریباً 30:19 بجے اسے گرفتار کر لیا گیا۔ ملزم کو 16 اکتوبر 2026 کو ناندیڑ کی عدالت میں جوڈیشل مجسٹریٹ فرسٹ کلاس کے روبرو پیش کر کے پولیس تحویل حاصل کرنے کی درخواست کی جائے گی۔ چوری شدہ سونے کے زیورات اور دیگر سامان کی بازیابی کے لیے مزید تفتیش جاری ہے۔ ناندیڑ ڈویژن میں ریلوے مسافروں کی حفاظت کو اولین ترجیح دی جا رہی ہے۔ مسافروں کے سامان کی چوری، ریلوے املاک کی چوری اور دیگر غیر قانونی سرگرمیوں کی روک تھام کے لیے سی سی ٹی وی نگرانی، خفیہ معلومات کے حصول، مسلسل تفتیش اور ریلوے حفاظتی فورس و ریلوے پولیس کی مشترکہ کارروائیوں پر خصوصی توجہ دی جا رہی ہے۔

جوئے اڈے پر ڈی آئی جی کے اسپیشل اسکواڈ کا چھاپہ

۷/افراد کے خلاف کارروائی، ۳/لاکھ روپے سے زائد کا مال و اسباب ضبط

ناندیڑ: ۱۶/اکتوبر (نامہ نگار): ناندیڑ رینج کے ڈپٹی انسپکٹر جنرل آف پولیس (ڈی آئی جی) شری شاہاجی اماپ کو لاتور ضلع میں غیر قانونی دھندوں کے حوالے سے موصول ہونے والی شکایات کی بنیاد پر ان کی جانب سے بھیجی گئی ایک خصوصی ٹیم نے ۱۵ اکتوبر ۲۰۲۶ کو لاتور ضلع کے احمد پور پولیس اسٹیشن کی حدود میں زبردست کارروائی انجام دی۔ تفصیلات کے مطابق، اس خصوصی دستے نے مین مارکیٹ میں بلیراج گرو کی دکان کے پیچھے بھگوان کوکرنے کے احاطے (واڑا) میں ترٹ نامی جوا کھیلنے والوں پر دھاوا بولا، جہاں سے ۷ ہزار ۱۰۰ روپے نقد، ۵ موبائل فونز اور ۳ موٹر سائیکلوں سمیت مجموعی طور پر ۳ لاکھ ۱۸ ہزار ۱۰۰ روپے مالیت کا مال و اسباب ضبط کر لیا گیا۔ اس کامیاب کارروائی کے تحت ۷ افراد کے خلاف شکنجہ کستے ہوئے احمد پور تھانے میں ان کے خلاف مہاراشٹرا انسداد جوا ایکٹ کی دفعہ 4 اور 5 کے تحت مقدمہ (FIR) نمبر 681/2026 درج کیا گیا ہے۔ یہ نمایاں کارروائی پولیس سب انسپکٹر پنچ انگلے اور ہیڈ کانسٹیبل پردیپ خانسولے، گنیش راٹھوڑ، سندیپ واگھمارے اور گیانی ڈورے پر مشتمل ٹیم نے انجام دی، جس پر ڈی آئی جی شری شاہاجی اماپ نے ان افسران اور اہلکاروں کی شاندار کارکردگی پر انہیں مبارکباد پیش کی ہے۔ دریں اثنا، جرائم کے خاتمے اور عوام کی پولیس تک براہ راست رسائی کو یقینی بنانے کے مقصد سے ڈی آئی جی شری شاہاجی اماپ نے 'خبر' کے نام سے شروع کی گئی خصوصی ہیلپ لائن کا حوالہ دیتے ہوئے تمام شہریوں سے پرزور اپیل کی ہے کہ وہ اپنے علاقوں میں جاری کسی بھی غیر قانونی کاروبار کی اطلاع بلا جھجھک اس موبائل نمبر 9150100100 پر فراہم کریں تاکہ جرائم پیشہ عناصر کے خلاف فوری اور سخت قانونی کارروائی عمل میں لائی جا سکے۔

نائیگاؤں میں غیر قانونی طور پر منتقل کیے جا رہے 5 گائے نسل کے جانوروں کو بچایا گیا

گاڑی سمیت 5.12 لاکھ روپے کا سامان ضبط، 2 ملزمین کے خلاف مقدمہ درج

ناندیڑ: ۱۶/اکتوبر (ورق تازہ نیوز): ناندیڑ ضلع میں گائے نسل کے جانوروں کی غیر قانونی نقل و حمل اور ان کے ساتھ بے رحمانہ سلوک کو روکنے کے لیے پولیس کی جانب سے خصوصی مہم چلائی جا رہی ہے۔ اسی مہم کے تحت نائیگاؤں پولیس نے غیر قانونی طور پر جانوروں کو منتقل کرنے والی مہندرا بولیرو پک اپ گاڑی کو ضبط کرتے ہوئے اس میں بے رحمانہ طریقے سے باندھ کر لے جائے جا رہے 5 جانوروں کو آزاد کرایا۔ اس کارروائی میں مجموعی طور پر 5 لاکھ 12 ہزار روپے مالیت کا سامان ضبط کیا گیا ہے۔ پولیس سے موصولہ اطلاع کے مطابق 15 اکتوبر 2026 کو نائیگاؤں پولیس اسٹیشن کے انچارج افسر کو خفیہ اطلاع ملی کہ مہندرا بولیرو پک اپ گاڑی کے ذریعے گائے نسل کے جانوروں کو ذبح کرنے کے مقصد سے غیر قانونی طور پر منتقل کیا جا رہا ہے۔ اس اطلاع کی بنیاد پر نائیگاؤں پولیس کی ٹیم نے ہوٹالا گاؤں کے قریب نرسی سے مکھیڑ جانے والی سڑک پر جال بچھایا۔ اس دوران مشتبہ مہندرا بولیرو پک اپ گاڑی نمبر AD-8227-MH-26 کو روک کر گواہوں کی موجودگی میں تلاشی لی گئی۔ تلاشی کے دوران گاڑی میں 5 گائے نسل کے جانور انتہائی تنگ جگہ میں رسیوں سے باندھ کر بے رحمانہ طریقے سے منتقل کیے جاتے ہوئے پائے گئے۔ پولیس نے فوری کارروائی کرتے ہوئے تمام جانوروں کو آزاد کرایا۔ پولیس نے کارروائی کے دوران تقریباً 4 لاکھ روپے مالیت کی مہندرا بولیرو پک اپ گاڑی اور 1 لاکھ 12 ہزار روپے مالیت کے 5 جانور ضبط کیے۔ اس طرح ضبط شدہ سامان کی مجموعی مالیت 5 لاکھ 12 ہزار روپے بتائی گئی ہے۔ اس معاملے میں سید علیم چاند صاحب، عمر 50 سال، ڈرائیور، اور موحید الدین عبدال صاحب قریشی، عمر 49 سال، دونوں ساکن بیت موگرا، تعلقہ مکھیڑ، کے خلاف نائیگاؤں پولیس اسٹیشن میں مقدمہ نمبر 137/2026 درج کیا گیا ہے۔ ملزمین کے خلاف جانوروں پر ظلم کی روک تھام کے قانون کی دفعہ 11(1)(ڈی) اور 11(1)(ای) کے تحت کارروائی کی گئی ہے۔ یہ کارروائی ناندیڑ کے پولیس سپرنٹنڈنٹ ڈاکٹر نیلابھ روہن کے احکامات پر، ایڈیشنل پولیس سپرنٹنڈنٹ سورج گورو اور بلالی سب ڈویژن کے سب ڈویژنل پولیس افسر شیام پانے گاؤں کر کی رہنمائی میں انجام دی گئی۔ نائیگاؤں پولیس اسٹیشن کے انچارج مہیش مالی، پولیس اہلکار ماد ھو پوار، وٹو بھنڈارے اور ہوم گارڈ نے اس کارروائی میں حصہ لیا۔ پولیس کی اپیل: ناندیڑ پولیس نے شہریوں سے اپیل کی ہے کہ اگر انہیں گائے نسل کے جانوروں کی غیر قانونی نقل و حمل، جانوروں پر ظلم یا ذبح کے مقصد سے مشتبہ انداز میں جانوروں کو لے جانے کی اطلاع ملے تو وہ فوری طور پر قریبی پولیس اسٹیشن یا ڈائل 112 پر رابطہ کریں اور پولیس کو اطلاع دیں۔

ڈی آئی جی کی رہنمائی میں پولیس کارروائی، دو ہفتوں میں ۴۸۷ مقدمات درج

۹۹۸/افراد کے خلاف کارروائی، ۲۴/کروڑ ۳۶/لاکھ روپے سے زائد کا مال و اسباب ضبط

ناندیڑ: ۱۶/اکتوبر (ورق تازہ نیوز): ناندیڑ رینج کے ڈپٹی انسپکٹر جنرل آف پولیس (ڈی آئی جی) شری شاہاجی اماپ کی رہنمائی میں یکم تا ۱۳ اکتوبر ۲۰۲۶ کے دوران گٹکھا، مٹکا و جوا، غیر قانونی شراب کی فروخت، اسلحہ ایکٹ (آرمس ایکٹ) اور دیگر دفعات کے تحت غیر قانونی دھندوں کے مکمل خاتمے کے لیے مہم کا چوتھا مرحلہ (فیز-4) زور و شور سے چلایا جا رہا ہے۔ تفصیلات کے مطابق، اس مہم کے تحت یکم تا ۱۵ اکتوبر ۲۰۲۶ کو ختم ہونے والے پچھلے پندرہ واڑے کے دوران ناندیڑ رینج میں گٹکھا فروشوں کے خلاف بھارتیہ نیائے سنہتا (BNS) کی دفعہ 123 کے تحت ۱۱، مہاراشٹر انسداد جوا ایکٹ کے تحت ۱۲۱، مہاراشٹر امتناع شراب ایکٹ کے تحت ۳۵۳، آرمس ایکٹ کے تحت ۱۸، جبکہ دیگر قوانین کے تحت ۱۳۳ مقدمات درج کیے گئے ہیں؛ اس طرح مجموعی طور پر ۴۸۷ کارروائیوں میں ۹۹۸ ملزمان کے خلاف مقدمات درج کرتے ہوئے ان کے قبضے سے کل ۲۴ کروڑ ۳۶ لاکھ ۶ ہزار ۸۸۷ روپے مالیت کا مال و اسباب ضبط کیا گیا ہے۔ ان شاندار اور وسیع کارروائیوں میں خاص طور پر ڈی آئی جی آفس کے خصوصی دستے (اسپیشل اسکواڈ) کی جانب سے ناندیڑ ضلع کے مدکھیڑ میں ریت مافیا کے خلاف کی گئی کارروائی، ہنگولی کے اوندھا ناگناتھ اور لاتور کے احمد پور میں گٹکھا مافیا کے خلاف کارروائی، نیز لاتور ضلع کے گاندھی چوک، ظفر نگا اور احمد پور میں مٹکا اور جوئے کے اڈوں پر مارے گئے چھاپے شامل ہیں۔ جرائم کے اس نیٹ ورک کو جڑ سے اکھاڑ پھینکنے اور عوام کی پولیس تک براہ راست رسائی کو آسان بنانے کی غرض سے ناندیڑ رینج کے ڈی آئی جی شری شاہاجی اماپ نے 'خبر' کے نام سے شروع کی گئی خصوصی ہیلپ لائن (موبائل نمبر 9150100100) کا حوالہ دیتے ہوئے تمام شہریوں سے پرزور اپیل کی ہے کہ وہ اپنے علاقوں میں جاری کسی بھی غیر قانونی کاروبار کی خفیہ اطلاع بلا جھجھک اس موبائل نمبر پر فراہم کریں تاکہ جرائم پیشہ عناصر کے خلاف فوری اور سخت قانونی کارروائی عمل میں لائی جا سکے۔

ریت مافیا پر پولیس کا بڑا چھاپہ

ناندیڑ: ۱۶/اکتوبر (ورق تازہ نیوز): ناندیڑ میں گوداوری ندی کے طاس میں غیر قانونی ریت کے اخراج کے خلاف لوکل کرائم برانچ اور ناندیڑ دیہی پولیس نے ایک مشترکہ اور بڑی کارروائی کی ہے۔ واہے گاؤں شیوار میں مارے گئے اس چھاپے کے دوران پولیس نے 5 بڑی لوہے کی کشتیاں، 3 چھوٹی کشتیاں، ریت نکالنے والی 3 مشینیں، اور بھاری مقدار میں ریت ضبط کی ہے۔ اس کارروائی میں کل ملا کر 2 کروڑ 29 لاکھ 20 ہزار روپے مالیت کا سامان ضبط اور تباہ کیا گیا ہے۔ پولیس کی بھنک لگتے ہی فرار ہونے کی کوشش کرنے والے سات غیر ریاستی مزدوروں کو بھی حراست میں لے لیا گیا ہے۔ تفتیش کے دوران معلوم ہوا ہے کہ یہ غیر قانونی کاروبار چار افراد کی سرپرستی میں چلایا جا رہا تھا۔ پولیس نے بڑی کشتیوں کو دھماکہ خیز مواد کی مدد سے موقع پر ہی تباہ کر دیا ہے اور 11 افراد کے خلاف سنگین دفعات کے تحت مقدمات درج کر کے مزید تفتیش کا آغاز کر دیا ہے۔

سرمائی امتحانات کی فیس معاف

ناندیڑ: ۱۶/اکتوبر (ورق تازہ نیوز): ناندیڑ کی SRTM یونیورسٹی نے قحط اور خشک سالی سے متاثرہ طلباء کو بڑی راحت فراہم کرتے ہوئے ان کے سرمائی امتحانات کی فیس مکمل طور پر معاف کرنے کا اہم فیصلہ کیا ہے۔ اس سال بارش کی کمی اور سوکھے کے باعث کسانوں اور دیہی علاقوں کے طلباء کو شدید مالی مشکلات کا سامنا ہے، جسے مدنظر رکھتے ہوئے یونیورسٹی انتظامیہ نے یہ بروقت قدم اٹھایا ہے۔

ماہور گھاٹ میں خوفناک حادثہ، 100 فٹ گہری کھائی میں گرا ٹیمپو، 3 افراد ہلاک، 3 زخمی

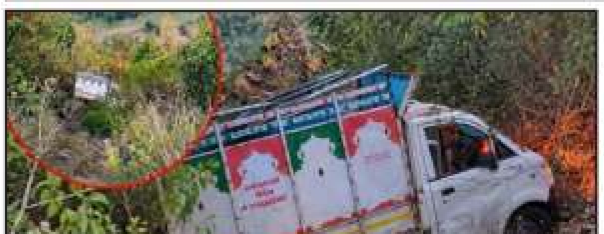

ماہور: ۱۶/اکتوبر (ورق تازہ نیوز): مہاراشٹر کے مشہور مذہبی مقام شری کھیتر ماہور گڑھ پر شاردیہ نوراتری تہوار کے موقع پر عقیدت مندوں کی بڑی تعداد پہنچ رہی ہے۔ اسی دوران رینوکا ماتا کے درشن کے بعد یوتمل واپس لوٹنے والے عقیدت مندوں کی گاڑی کو ماہور گھاٹ میں ایک خوفناک حادثہ پیش آیا۔ سامنے سے آنے والی گاڑی کی تیز روشنی کے باعث ڈرائیور کا گاڑی پر سے قابو چھوٹ گیا، جس کے نتیجے میں میکسیمو جیتو ٹیمپو تقریباً 100 فٹ گہری کھائی میں جا گرا۔ جمعہ 16 اکتوبر کو صبح تقریباً 5 بجے محکمہ تعمیرات عامہ کے دفتر کے پیچھے گھاٹ کے پہلے خطرناک موڑ پر پیش آنے والے اس حادثے میں 3 افراد کی موت ہو گئی، جبکہ 3 دیگر زخمی ہو گئے۔ اس افسوسناک واقعے سے علاقے میں غم کی لہر دوڑ گئی ہے اور گھاٹ کی سڑک پر حفاظتی انتظامات کا مسئلہ ایک بار پھر موضوع بحث بن گیا ہے۔ موصولہ اطلاعات کے مطابق یوتمل میں فرنیچر کی دکان پر کام کرنے والے 6 مزدور بدھ 15 اکتوبر کی رات تقریباً 10:30 سے 11 بجے کے درمیان گاڑی نمبر 29 MH 6859 BE کے میکسیمو جیتو ٹیمپو میں سوار ہو کر ماہور کے لیے روانہ ہوئے تھے۔ نصف شب کے قریب ماہور پہنچنے کے بعد انہوں نے شری رینوکا ماتا کے درشن کیے۔ درشن کے بعد واپسی کے سفر کے دوران ان کی گاڑی گھاٹ کے پہلے ہی خطرناک موڑ پر حادثے کا شکار ہو گئی۔ بتایا جاتا ہے کہ سامنے سے آنے والی گاڑی کی تیز روشنی ڈرائیور کی آنکھوں پر پڑی۔ اسی دوران سامنے والی گاڑی کے مخالف سمت سے آنے کے باعث ٹیمپو کو سڑک کے کنارے کرنے کی کوشش کی گئی لیکن ڈرائیور گاڑی پر قابو نہ رکھ سکا اور ٹیمپو سیدھا گہری کھائی میں جا گرا۔ جائے حادثہ پر حفاظتی ریلنگ یا مضبوط حفاظتی دیوار نہ ہونے کے باعث حادثے کی شدت میں اضافہ ہونے کی بات کہی جا رہی ہے۔ اس حادثے میں راہل ٹھاکرے اور پریتم پردھان کی جائے حادثہ پر ہی موت ہو گئی۔ شدید زخمی بابا راؤ نیکم کو علاج کے لیے دیہی اسپتال میں داخل کیا گیا، جہاں دوران علاج ان کی بھی موت ہو گئی۔ حادثے میں دتو میشرام، پرتیک آر کے اور یشونت پاٹل زخمی ہوئے ہیں۔ دیہی اسپتال کے میڈیکل افسر ڈاکٹر نتین ہابلے نے زخمیوں کو ابتدائی طبی امداد فراہم کی۔ اطلاعات کے مطابق کھائی میں گرتے وقت ٹیمپو پتھروں سے ٹکرا گیا، جبکہ پتھر اور گاڑی بھی بعض افراد کے اوپر گرنے سے انہیں شدید چوٹیں آئیں۔ حادثے کی اطلاع ملتے ہی وہاں موجود عقیدت مندوں نے ہنگامی نمبر 112 پر رابطہ کیا۔ گشت پر مامور پولیس انسپکٹر دیوی داس چوپڑے اور پولیس اہلکار پون راوت نے فوری طور پر جائے حادثہ پر پہنچ کر امدادی کارروائی شروع کی۔ مقامی شہریوں کی مدد سے زخمیوں کو کھائی سے باہر نکال کر دیہی اسپتال پہنچایا گیا۔ کھائی میں گرے ہوئے مہلوکین کی لاشوں کو باہر نکالنا ایک بڑا چیلنج تھا۔ پولیس انسپکٹر چوپڑے نے صحافی الیاس باوانی اور صحافی گوپال چوہان کے تعاون سے لاشوں کو باہر نکالنے کی کارروائی انجام دی۔ اسی دوران شری وا کنسٹرکشن کے سپروائزر سریتو اس نے فوری طور پر کرین دستیاب کرائی، جس کی مدد سے کھائی میں گرے ہوئے ٹیمپو کو باہر نکالنا ممکن ہو سکا۔ دیہی اسپتال کے ڈاکٹروں، نرسوں اور 108 ایمبولینس کے عملے نے زخمیوں کو فوری طبی امداد فراہم کی۔

ناندیڑ میں غذائی اشیاء میں ملاوٹ کے خلاف انتظامیہ کی کارروائی

۱۷/لاکھ روپے مالیت کا مشتبہ غذائی ذخیرہ ضبط، ۳۲/اداروں کی جانچ

ناندیڑ: ۱۶/اکتوبر (ورق تازہ نیوز): تہواروں کے موسم میں شہریوں کو محفوظ اور معیاری غذائی اشیاء فراہم کرنے کے مقصد سے محکمہ خوراک و ادویات کی جانب سے 'محفوظ غذا، محفوظ مہاراشٹر' کے عنوان سے ریاست گیر مہم چلائی جا رہی ہے۔ اس مہم کے تحت ناندیڑ ضلع میں نوراتری کا تہوار شروع ہونے کے بعد سے اب تک 32 تجارتی اداروں کی جانچ کی گئی ہے۔ اس دوران ملاوٹ کے شبہ میں مرچ پاؤڈر، ہلدی پاؤڈر، دھنیا پاؤڈر اور نمک کا مجموعی طور پر 25832 کلو گرام ذخیرہ ضبط کیا گیا، جس کی مالیت 29 لاکھ 17 ہزار 172 روپے بتائی گئی ہے۔ غذائی اشیاء میں ملاوٹ کی روک تھام کے لیے غذائی تحفظ کے کمشنر نکارام منڈے کے تصور کے تحت چلائی جا رہی اس مہم کے دوران جانچ کے لیے 53 غذائی نمونے تجربہ گاہ بھیجے گئے ہیں۔ معائنے کے دوران پائی گئی خامیوں کے سلسلے میں 13 تجارتی اداروں کو اصلاحی نوٹس جاری کیے گئے ہیں۔ بغیر اندراج کاروبار کرنے والے ایک ادارے کو فوری طور پر کاروبار بند کرنے کا حکم دیا

گیا ہے، جبکہ اصلاحی نوٹس کے باوجود خامیاں دور نہ کرنے والے ایک ادارے کا لائسنس معطل کر دیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ 4 اداروں کے خلاف جرمانے سے متعلق کارروائی کرتے ہوئے 21 ہزار روپے جرمانہ وصول کیا گیا ہے۔ ماہور گڑھ میں منعقد ہونے والے شاردیہ نوراتری مہوتسو کے پیش نظر محکمہ خوراک و ادویات کی جانب سے خصوصی جانچ مہم چلائی گئی۔ اس دوران 15 غذائی کاروباری اداروں کا معائنہ کیا گیا اور 16 غذائی نمونے تجزیے کے لیے تجربہ گاہ بھیجے گئے۔ متعلقہ کاروباری افراد کو صفائی ستھرائی کے اصولوں پر سختی سے عمل کرنے کی ہدایات دی گئی ہیں۔ محکمہ خوراک و ادویات کے اسسٹنٹ کمشنر نے شہریوں سے اپیل کی ہے کہ تہواروں کے دوران غذائی اشیاء صرف لائسنس یافتہ فروخت کنندگان سے خریدیں۔ پیکٹ بند اشیاء خریدتے وقت ان کی میعاد ضرور دیکھیں۔ مٹھائی اور دودھ سے تیار ہونے والی اشیاء کو مناسب درجہ حرارت اور صاف ستھرے ماحول میں محفوظ رکھیں اور مقررہ وقت کے اندر استعمال کریں۔ اگر کسی مقام پر غذائی اشیاء میں ملاوٹ کا معاملہ سامنے آئے تو شہری محکمہ خوراک و ادویات کے ناندیڑ دفتر سے رابطہ کریں یا ایف او ایس سی او ایس (FoSCoS) آن لائن پورٹل اور complaints.mahafda.in ویب سائٹ پر اپنی شکایت درج کرائیں۔

CHANGE IN NAME

Old name - **Shireen Begum Mohammed Akheel,**

New name - **Shireen Fatema Mohammed Aqeel,**

Hence forth my all correspondence will be done as per my new name please consider the same.

Address 8-1-323, Milind Nagar, Nanded 431604

CHANGE IN NAME

Old name - **Mohammed Akheel**

New name - **Mohammed Aqueel**

Which now I am changing.Hence forth my all correspondence will be done as per my new name please consider the same.

Address : Mohammed Aqueel, 8-1-323 Milind Nager, Mandhai, Itwara Nanded 431604

پرنٹر، پبلشر، پروپرائٹر محمد تقی نے علیمہ پرنٹرس، گھر نمبر 225-6-4، گاڑی پورہ نزد بڑی درگاہ، ضلع ناندیڑ 431604 سے طبع کر کے 225-6-4، گاڑی پورہ نزد بڑی درگاہ، ضلع ناندیڑ 431604 سے شائع کیا۔ ایڈیٹر: محمد نقی (پریس اینڈ رجسٹریشن آف بکس ایکٹ 1867 کے تحت خبروں اور دیگر مشمولات کے لئے ذمہ دار)

● کسی بھی قابل اعتراض تحریر کے لئے قانونی چارہ جوئی صرف ناندیڑ کی عدالت میں ہوگی۔ آفس کا پتہ: نزد مسجد عثمان غنی محمدیہ کالونی، مالٹیکری روڈ، ناندیڑ-431604

Printed, published and owned by Mohammad Taqui. Printed at Aleena Printers, H. No. 4-6-225, Gadipura, Near Badi Darga, Dist. Nanded- 431604 and published at 4-6-225, Gadipura, Near Badi Darga, Dist. Nanded 431604. Editor: Mohammad Naqui

POSTAL RGN.NO.NND/303/2024-2026 Mobile : 8055362952 - 9325610858 Office : Near Masjid-e-Osman Gani, Mohammadiya Colony, Mal Tekdi Road, NANDED- 431604